www.novelsclubb.com
دل ناامید تو نہیں
از قلم رجاء کنور

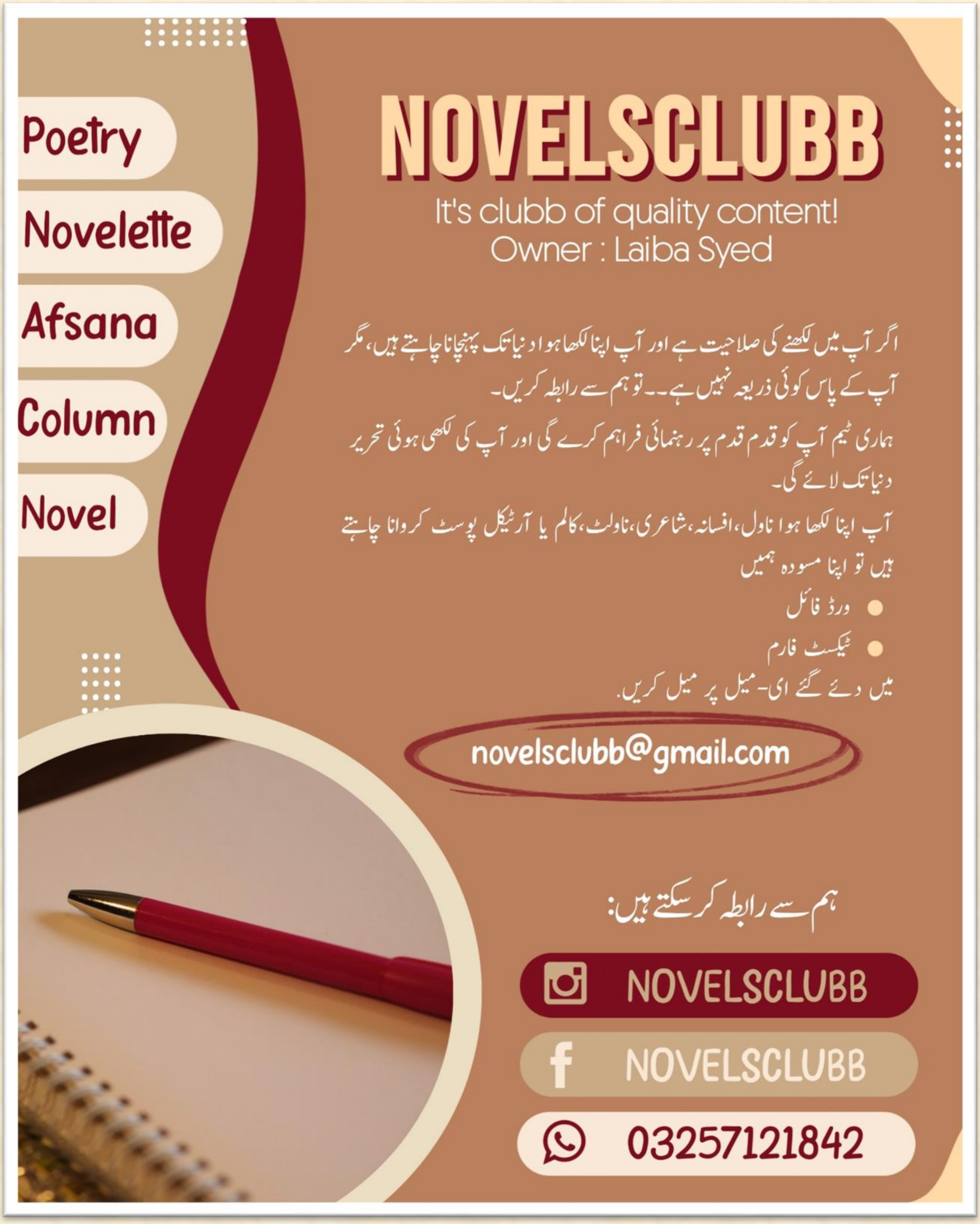

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دل ناامید تو نہیں

از قلم

رجاء کنور

Clubb of Quality Content!

ناول "دل ناامید تو نہیں" کے تمام جملہ حق لکھاری "رجاء کنور" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

ہر طرف موت کا سا سناٹا تھا۔ ہسپتال کی سفید دیواروں سے ٹیک لگائے زمین پر بیھٹی بھوری آنکھوں والی لڑکی دنیا جہاں کی بے بسی اپنے اندر دبائے بیٹھی تھی۔ اُسکی آنکھیں سامنے آپریشن تھیڑ کے بند دروازے پر ٹکی ہوئی تھیں۔

چہرے پر انتہا کا خوف تھا۔ اُس کے آس پاس کون ہے کون نہیں، وہ ہر چیز سے بے خبر تھی، اُس کے جسم میں حرکت اُس وقت ہوئی جب آپریشن تھیڑ کا دروازہ کھلا اور سامنے سے ڈاکٹر آتا دیکھائی دیا۔

بھوری آنکھوں والی لڑکی ڈاکٹر کی طرف بھاگی، اُسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔

"امی ٹھیک ہیں نا؟" وہ پُر اُمید تھی۔ اُسے یقین تھا کہ سب ٹھیک ہو گا۔

"اُن کو اِنٹرنل بلیڈینگ بہت زیادہ ہو چکی تھی، ہم نے پوری کوشش کی لیکن ہم انھیں بچا نہیں سکے"۔

ڈاکٹر آگے بھی کچھ بول رہا تھا، اسکا بھائی شاید چیخ رہا تھا مگر اُس کے کانوں میں ایک ہی آواز بار بار گونج رہی تھی

"ہم انھیں بچا نہیں سکے "اُمید ٹوٹ چکی تھی۔۔یقین بے یقینی میں بدل گیا تھا۔سانس رک رہا تھا۔دل بند ہو رہا تھا

اُس کی آنکھوں سے ایک آنسو نہیں بہا،وہ بس سپاٹ چہرہ لیے بُھر بُھری دیوار کی مانند ڈھے رہی تھی۔

اِسی اثنا میں اُس سے کوئی وجود ٹکرایا،وہ تیزی سی مڑی،بھوری آنکھیں کالی آنکھوں سے ٹکرائیں،بھوری آنکھوں والی لڑکی بے تاثر تھی،چہرے پر واحد بڑی بڑی آنکھیں تھیں جن میں بے تحاشہ کرب نظر آرہا تھااور یہ کرب کالی آنکھوں کو نا جانے کیوں بُرا لگا۔بھوری آنکھیں منظر سے غائب ہو رہی تھیں مگر کالی آنکھوں والا شخص چند لمحوں کے لیے سحر زدہ کھڑا رہا،اُسے اِن آنکھوں میں اپنا درد نظر آیا تھا۔ویسا ہی درد جو کبھی اُس نے محسوس کیا تھا ،شاید اب بھی کرتا تھا۔اُس نے پیچھے مڑ کر دیکھا،بھوری آنکھوں والی لڑکی دیوار سے لگ کر کھڑی تھی۔

اکثر دوسروں کا درد دیکھ کر اکثر اپنا درد تازہ ہو جاتا ہے۔

اگست کا مہینہ ختم ہونے کو تھا مگر گرمی کی شدت میں ذرا کمی نہیں تھی۔اسلام آباد کے شہر

میں رات کے بارہ بجے خاموشی کاراج تھا۔

اپنے آفس میں چیئر پر بیٹھا شخص کچھ اُلجھا ہوا تھا،چاروں طرف خاموشی کاراج تھا جب

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

باسم داؤد نے سر اُٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا تو ہلکا سا دروازہ کھل چکا تھا۔

"ڈیٹیکٹو صاحب آج گھر نہیں جانا؟"فیز دروازے میں سے جھانکتے ہوئے بولا۔باسم نے

اپنی نظریں واپس ٹیبل پر پڑی فائیلز پر ٹکا لیں۔

"اندر آجاؤں"فیز پھر سے بولا۔

"آپ کا منہ تو اندر ہی ہے۔باقی بھی آجائیں" یہ طنز نہیں تھا مگر فیز کو لگا تھا۔مگر وہ پھر بھی اندر آچکا تھا۔

"بارہ بج رہے ہیں" فیز نے اطلاع دی۔

"جانتا ہوں" باسم عام لہجے میں بولا۔

"ہاں ویسے تمہاری کون سی بیوی ہے جو تمہارا انتظار کر رہی ہو گی۔" فیز نے چھیڑنا چاہا۔

"بلکل" باسم کو کوئی فرق نا پڑا "تم کیوں نہیں گئے اب تک؟" باسم نے پوچھا۔

"کیونکہ میری بھی بیوی نہیں ہے" فیز مسکرایا اور ٹیبل پر پڑی چیزیں سمیٹتے ہوئے بولا۔

"تمھاری امی انتظار کر رہی ہوں گی۔اُن کو اتنا انتظار مت کروایا کرو" باسم کا لہجہ عام تھا مگر فیز ایک لمحے کے لیے رکا تھا۔

Clubb of Quality Content

"ایک بات بتاؤں؟" فیز نے بات بدلی۔

"اچھے لگ رہے ہو" اُس نے باسم کی طرف دیکھ کر بولا۔

جس نے سیاہ پینٹ پر سفید ڈریس شرٹ پہن رکھا تھا جس کے اُپر والے دو بٹن کھولے ہوئے تھے، ٹائی ڈھیلی کر رکھی تھی، بازو کہنی سے زرا نیچے تک فولڈ تھے۔ اُسکی جسامت اِس بات کا ثبوت تھی کہ وہ باقائدگی سے جم کرتا ہے۔ بال اب بھی سیٹ تھے۔ سیاہ انکھوں میں کچھ تھکن تھی۔ اچھا تو وہ واقعی لگ رہا تھا۔

"کیا کام ہے؟" باسم نے بھی اُسکی طرف دیکھا۔

ناولز کلب Clubb of Quality Content!

"ارے یار کیا اب میں تمھاری تعریف بھی نہیں کر سکتا؟" فیز نے منھ بنایا "ہر وقت شک کرتے رہتے ہو۔ خیر تمھارا بھی کیا قصور۔ اب ڈیٹیکیو جو ٹھہرے، شک تو کرو گے" باسم ہلکا سا مسکرایا۔

"کب جانا ہے گھر تم نے؟ میں تمہیں یہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گا، زمانہ بہت خراب ہے" باسم نے اُس کی بات سُن کر لمبا سانس لیا، فیز اور چُپ ہو جائے۔۔

فیز میں کچھ دیر میں چلا جاؤں گا۔ روز ہی اتنی دیر تک رکتا ہوں میں۔ آج کوئی نئ بات تو نہیں ہے" باسم کا لہجہ دھیما تھا۔

"میں سوچ رہا تھا آج تمھارے ساتھ ہی جاؤں۔ کتنے دن ہو گئے ہیں ہم نے ساتھ چائے نہیں پی" فیز افسردہ سا بولا۔

"کل ہی ہم نے تمہارے آفس میں بیٹھ کر چائے پی تھی فیز" باسم نے یاد دلوایا"اب تم کام بتا سکتے ہو" باسم اُس کو سیدھی بات کرنے کو کہہ رہا تھا

میری گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی۔۔تو مجبوراً آپ کو مجھے گھر ڈراپ کرنے جانا ہو گا سر" فیز مؤدبانہ انداز میں بولا۔

"یہ بات اگر تم پہلی باری میں ہی بول دیتے تو اتنا وقت ضائع نہ ہوتا"۔

"نہیں کوئی بات نہیں۔تمہارے ساتھ گزرا میرا وقت ضائع نہیں ہوتا" فیز نے اپنی طرف سے احسان کیا۔

"میں اپنے وقت کی بات کر رہا ہوں" باسم کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"پتہ نہیں تمہاری بیوی اتنے روڈ شخص کے ساتھ کیسے گزارا کرے گی" فیز سر ہلاتے ہوئے

بولا۔

"تم اپنی فکر کرو ابھی" باسم بھی پیچھے رہنے والا تھوڑی تھا۔

دونوں باہر کی طرف بڑھ رہے تھے مگر بحث اب بھی جاری تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شیشے کے سامنے ایک پریشان سا عکس نظر آ رہا تھا۔اس عکس میں عجیب سی کپکپاہٹ تھی۔

بڑی بڑی بھوری آنکھوں میں حد درجے کا خوف سمایا ہوا تھا۔اس عکس پر سادہ کالا لباس بہت

جچ رہا تھا۔کمر تک آتے کالے بال جو کے قدرتی طور پر نیچے سے ذرا گھنگریالے تھے کیچر میں

قید تھے۔اس بڑی سی نئے طرز کی ڈرایسنگ پر لگا بڑا سا شیشہ کشادہ خوبصورت کمرے کا عکس

بھی دیکھا رہا تھا۔کمرے کی چاروں دیواریں سرمئی رنگ کی تھی جس کے عین وسط میں بڑا سا

بیڈ نظر آرہا تھا۔۔کمرے میں مکمل خاموشی کا راج تھا۔اگر کوئی آواز تھی تو بس اُس کمرے

کے درمیان میں کھڑی "اُمید" کی لمبی لمبی سانسوں کی تھی۔اُس کے ہاتھ پاؤں پسینے کی وجہ

سے گیلے ہو چکے تھے۔وہ اپنے اُوپر طاری ہونے والے خوف سے لڑنے کی پُوری کوشش کر

رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دروازے پر ہونے والی ہلکی سی دستک سن کر وہ دروازے کی طرف مڑی۔دروازہ کھولا اور

سامنے چوبیس سے پچیس سالہ خوش شکل لڑکا مسکراتا چہرا لیے کھڑا تھا۔اُس کو دیکھتے امید

نے مسکرانے کی پوری کوشش کی۔وہ چلتے ہوئے اُس کے قریب آیا۔اس نے امید کے

چہرے کو غور سے دیکھا

"اپنے خوف کو مجھ سے چھپانے کی کوشش مت کیا کرو امید۔بہن بھائی تو ایک

دوسرے کو جج نہیں کیا کرتے نا۔میں بھی تمہیں کبھی جج نہیں کروں گا جیسے تم نہیں کرتی"

زایان نے نرمی سے کہا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

امید نے بس خالی نظروں کے ساتھ اُس کی طرف دیکھا

"چلیں؟"اُس کو خاموش دیکھ کر زایان نے پوچھا

"چلو"اُمید نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے جواب دیا

دونوں کمرے سے باہر نکل کر سیڑیوں سے اُتر رہے تھے جب اُمید کے کانوں سے پھر زایان کی آواز ٹکرائی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم کوشش کر رہی ہو اُمید۔اور یہ ہی بہت ہے۔بہادر وہ نہیں ہوتا جس کو خوف ں ہیں ہوتا،بہاد تو وہ ہوتا ہے جو کوشش کرتا ہے"

اُمید کے قدم تھم گئے۔زایان اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"زایان میں بہادر نہیں ہوں، مجھے بہادر نہ کہا کرو" اُس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

زایان نے کوئی جواب نہیں دیا۔اب دونوں میں خاموشی رہی

ہال سے گزرتے ہوئے دونوں کے قدم اب گیراج کی طرف تھے۔زایان نے ڈرائیور سے

چلنے کو کہا۔وہ آگے والی سیٹ پر بیٹھ گیا اور امید نے پچھلا دروازہ کھولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی اپنی منزل پر رکی اور امید کو اپنا سانس بھی رکتا محسوس ہوا،زایان نے گردن موڑ کر

اُمید کی طرف دیکھا،اُمید بس سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی،زیان نے اُس کے ہاتھ پر

ہاتھ رکھا اور تھپتھپایا

"اُمید یونی ورسٹی آگئی ہے "اُمید نے سر ہلاتے ہوئے اپنا بیگ اُٹھایا اور نئی شروعات کا

خوف ساتھ لیے وہ گاڑی سے اُترنے لگی

زیان نے اُس کا چہرہ غور سے دیکھا، کیا کچھ تھا جو وہ چُھپانے کی کوشش کر رہی

تھی۔خوبصورت بھوری آنکھوں میں حد درجے کا خوف،اُس کی گندمی رنگت بہت پیلی پڑ

رہی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

گاڑی سے اُترتی دبلی پتلی سی اُمید سیاہ لان کے سادہ سوٹ پر سادہ کالا ڈوپٹا لیے ہر طرف

دیکھ رہی تھی۔اِس بات پر کوئی شک نہیں کہ وہ بہت پُر کشش تھی

اُس نے پیچھے مڑ کر زایان کو دیکھا اور ہاتھ ہلایا، زیان نے بھی مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا

زایان اُس کو اندر جاتے دیکھ رہا تھا۔ وہ بہت بدل گئی تھی۔ ذہنی بیماریاں انسان کو جسمانی

بیماریوں کی نسبت بہت جلدی ختم کر دیتی ہیں، زیان اِسی سوچ میں گم تھا جب ڈرائیور نے

گاڑی موڑ دی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ابیر کی گاڑی دو منزلہ شاندار کوٹھی میں داخل ہوئی، وہ گاڑی سے اُتری تو سورج کی کرنیں پڑنے پر اُس کی بھوری انکھوں چمکنے لگئیں، سامنے ہی گیراج میں دو اور گاڑیاں کھڑی تھیں، بائیں ہاتھ کی طرف بڑا سا لان تھا، جس کو عبور کرتے ہوئے وہ اندر کی جانب بڑھی

"مینا پھپھو؟ کدھر ہیں؟" پیاری دیکھنے والی ابیر نے پیار سے آواز لگائی

اُسی اثنا میں تہمینہ سیڑیوں سے اُترتی دیکھائی دیں۔ وہ پینتیس سے چالیس کے درمیان کی ماڈرن خاتون نظر آتی تھیں۔ کندھوں سے ذرا اُپر تک آتے ڈائی کیے ہوئے سیدھے بال، درمیانہ قد، خوش شکل خاتون تھیں اور اپنی عمر سے ذرا چھوٹی بھی لگتی تھیں۔

"تم اب آرہی ہو ابیر۔ تم نے مجھ سے کہا تھا کہ صبح گیارہ باجے آجاوں گی۔" وہ سیڑیوں سے اُترتے ہوئے بولی

"پھپھو میں تو کب سے تیار تھی مگر دونوں ڈرائیور ہی گئے ہوئے تھے۔ اور اپ تو جانتی ہیں کہ واسع بھائی مجھے اکیلے ڈرائیو نہیں کرنے دیتے" ابیر معصومانہ شکل بنا کر بولی

"تم مجھے کہہ دیتی، میں ڈرائیور بھیج دیتی۔" وہ اب سیڑیوں سے اُتر چکی تھیں، دونوں آگے کی طرف بڑھ

رگئیں تھیں

"مینا اب تو آگئی ہوں نا، اب یہ ناراضگی ختم کریں" ابیر نے اُن کے گرد بازو پھیلائے اور پیار سے بولی، وہ لاڈ مین اُن کو مینا بلایا کرتی تھی۔

تہمینہ مسکرادی۔

"چلو اب تیاریاں بھی کرنی ہیں اور تمہاری دوست بھی تمہارا صبح سے انتظار کر رہی ہے" اُن کے کہنے کی دیر تھی کہ ابیر نے اپنا رُوخ برکہ کے کمرے کر طرف کر لیا۔

تہمینہ کچن کی طرف بڑھ گئیں

ابیر نے دروازہ کھولا تو بیڈ پر پانچ سالہ برکہ بیٹھی تھی اور اُسکے پاس بیٹھی اُسکی آیا اُسے فروٹس کھلا رہی تھی۔ برکہ ابیر کو دیکھتے ہی بیڈ سے اُتری اور ابیر کی طرف بھاگی

"بیرا اتنی دیر سے کیوں آئی ہو؟ کیا تم آج میری برتھ ڈے پارٹی پر یہ ڈریس پہنو گی؟ اُمید اور زیان بھی آگئے؟" برکہ نے ایک ہی سانس میں سارے سوال پوچھے

ابیر نے مسکرا کر اسکا گال کھینچا

"ساری باتوں کے جواب بعد میں پہلے اپنے فروٹس ختم کرو"

ابیر نے برکہ کا ہاتھ پکڑا اور بیڈ کی طرف بڑھ گئی اور آیا باہر کی طرف چل دی

اب منظر یہ تھا کہ بیڈ پر بیٹھی ابیر اور اُسکی گود میں بیٹھی برکہ اپنی باتوں میں مگن ہو چکی تھیں

Clubb of Quality Content

برکہ ، تہمینہ اور حماد کی اکلوتی بیٹی تھی جس کو اُنھوں نے چار سال پہلے گود لیا تھا اور آج اُس کی پانچوِیں سالگرہ تھی جس کے لیے گھر پر ہی ایک سالگرہ کی چھوٹی سی تقریب رکھی گئی، جس میں صرف حماد اور تہمینہ کے گھر والوں کو بلایا گیا تھا جس کی وجہ حماد کا فیملی پرایوسی کو لے کر بہت محتاط رہنا تھا

شام چھے بجے کا وقت تھا جب تہمینا کے بڑے بھائی ضیاء اپنے دونوں بچوں زایان اور امید کے ساتھ اندر داخل ہوئے، تہمینہ اور حماد ہال کے دروازے پر اُن سے مل رہے تھے جبکہ ہال میں سوفے پر ابیر کے پاس بیٹھی برکہ تیزی سے اُمید کے طرف بھاگی،اُمید نے اُسے فوراً گود میں اُٹھالیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"ہیپی برتھ ڈے بے بی" اُمید نے برکہ کا گال چومتے ہوئے کہا

"تھینک یو می می" برکہ اُس کی چھوٹی چھوٹی جھمکیوں کو چھوتے ہوئے بولی

"میں بھی آیا ہوں جھوٹی مادام، مجھ سے بھی تو ملو" زایان اُمید کی گود میں موجود برکہ سے بولا

"آپ نے کون سا مجھے وش کیا ہے؟ وہ منہ بنا کر بولتی ہوئی پیاری لگ رہی تھی

"او ہو مادام آپ نے کل مجھے وش کیا تھا؟" زایان بھی اُسی کی طرح منہ بنا کر بولا

باقی سب بس اُن کو دیکھ کر مسکُرا رہے تھے

اندر موجود ابیر کھڑی ہو کر اپنے چچا سے مل رہی تھی،انکے پیچھے آتے زایان اور امید کو سلام کرنے لگی،زایان نے سر ہلا کر سلام کا جواب دیا جبکہ اُمید اُس سے گلے ملی۔ برکہ اب گود سے اُتر کر امید کا ہی ہاتھ تھامے چل رہی تھی

سب لوگ ہال میں بیٹھے ہی تھے جب حماد کی بہن حمنہ اور اُنکی والدہ بیگم اندر داخل ہوئیں، سب اُنکی طرف متوجہ ہوئے تو ملنے کے لیے کھڑے ہو گئے جبکہ حمنہ کی گود سے اُترتا اُس کا بیٹا ازلان اُمید کے ساتھ کھڑی برکہ کی طرف بھاگا رسمی سلام دعا کے بعد سب نے اپنی اپنی نشست سنبھال لی

اُمید کی ایک طرف برکعہ بیٹھی تھی اور دوسری طرف چار سالہ ازلان تھا،وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن تھے مگر بیچ بیچ میں اُمید سے سوال کرتے جس کا وہ مسکرا کر جواب دے دیتی

"می می چاچو کب آئیں گے ؟" باکہ کا سوال اُمید سے تھا مگر جواب ازلان نے دیا

"ماموں کو بہت کام ہوتا ہے برکہ وہ نہیں آئیں گے"

Clubb of Quality Content

"مجھے آپی کہا کرو" ازلان کی اکثر باتوں کے جواب میں برکہ یہی جواب دیتی تھی۔۔اُمید اُن کی باتوں کو خوب اِنجوائی کر رہی تھی۔اسکی بچوں سے بہت جلدی دوستی ہو جایا کرتی تھی۔

حمنہ نے کئی بار اُن کی طرف دیکھا، ازلان اپنا رُخ برکہ کی طرف کیے ہوئے تھا اور اُسکے دونوں ہاتھ نیلے پاوں تک آتے فراق پہنے پیاری سی اُمید کی گود میں تھے وہ بہت جلدی اُس کے ساتھ مانوس ہو گیا تھا جو کہ غیر معمولی بات تھی۔

کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ ساجد جو کہ ضیاء اور تہمینا کے بڑے بھائی اپنی بیگم حنا اور بیٹے واسع کے ہمراہ داخل ہوئے، اُنکی بیٹی ابیر پہلے سے ہی یہاں موجود تھی۔

سالگرہ کا انتظام باہر لان میں کیا گیا تھا تو سب باہر کی طرف جا رہے تھے، بظاہر تو سب کے درمیان سب ٹھیک ہی دیکھائی دے رہا تھا کیونکہ تہمینہ اور حماد کے اپنے اپنے خاندانوں کے ساتھ جیسے بھی تعلقات ہوں وہ ایک دوسرے پر کچھ بُرا ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے مگر پھر بھی ماحول میں ذرا تناؤ رہ ہی جاتا تھا.

"حمنہ باسم نہیں آرہا؟" یہ سوال تہمینہ کی طرف سے اُمید کے ساتھ کھڑی حمنہ سے کیا گیا تھا جو کے حماد اور حمنہ کے لیے زرا حیران کن تھا

"بھابھی آج اس کے آفس میں کوئی میٹینگ ہے تو شاید وہ نا آسکے" حمنہ نے بتایا، تو تہمینا سر ہلا کر اپنی بھابھی کی طرف بڑھ گئی

"حمنہ کال کر کے پوچھ لو ایک بار، مجھے نہیں لگتا بر کہ اُس کے بغیر کیک کاٹے گی" اب کے تھا، اُمید کے پاس ازلان تھا، جو اس حماد بولا تھا۔امید کا اُنکی گفتگو کی طرف کوئی دھیان نہیں کا مکمل اِنٹرویو لے رہا تھا

حمنہ نے ذرا سائڈ پر ہو کر باسم کو کال ملائی جو اُس نے تیسری بیل کے بعد اُٹھالی تھی

"باسم حماد تمھارا پوچھ رہا ہے" صاف بات کی گئی

"کیوں" باسم کا لہجہ عام تھا

حمنہ نے لمبا سانس لیا

"تم نے آنا ہے یا نہیں؟ حمنہ کا بھی لہجہ عام تھا

باسم کی ظرف سے کوئی آواز نہیں آئی

Clubb of Quality Content

"باسم تم نہیں آوٴ گے تو برکہ اپسیٹ ہو جائے گی، آگے تمھاری مرضی ہے"

حمنہ نے آخری کوشش کی اور فون کاٹ دیا۔ وہ غصہ نہیں تھی بس جانتی تھی کے باسم کوئی جواب نہیں دیے گا

جبکہ آفس میں بیٹھے باسم نے لمبا سانس لیا، وہ وہاں نہیں جانا چاہتا تھا۔

اُن لوگوں میں وہ خود کو مس فیٹ محسوس کرتا تھا لیکن وہاں اُسکے دو دوست بھی تھے "ازلان اور برکہ"۔ برکہ بے شک سب کے ساتھ جلدی گھل مل جاتی تھی مگر وہ اپنے باسم چاچو کو لے کر بہت پوزیسیو تھی جبکہ ازلان بہت خاموش طبیعت کا بچہ تھا اُسکی دنیا صرف اپنی مما، ماموں اور برکہ کے گرد گھومتی تھی۔

باسم کو ان دونوں سے پہلے بچے کچھ خاص پسند نہیں تھے یا شاید اب بھی اِن دونوں کے علاوہ اُسے کسی بچے پر پیار نہیں آتا۔

اُس نے سیاہ ڈریس سوٹ پہن رکھا تھا جس کا کوٹ کرسی کے پیچھے ٹکا ہوا تھا اور اُسکی ڈریس شرٹ کے آستین کہنی سے ذرا نیچے تک فولڈ تھے، وہ گاڑی کی چابی اور اپنا فون اُٹھائے کرسی سے اُٹھا اور کوٹ ساتھ لیے آفس سے باہر نکلا۔

Clubb of Quality Content

اب اگر واپس لان میں موجود حمنہ کی طرف آئیں تو وہ اُمید کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی تھی، ازلان اب برکہ کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

"میں نے تمہیں آخری بار حماد کی شادی میں دیکھا تھا۔ چھوٹی سی تھی اُس وقت تو تم" حمنہ بولی۔

"جی پھوپھو کی شادی میں 'میں کالج کے فرسٹ ائیر میں تھی" امید نے مسکراتے ہوئے بتایا

"ہاں اُسکے بعد نظر نہیں آئی تم۔ ابیر تو اکثر بھابھی کے ساتھ ہوتی ہے تو اُس سے ملاقات ہو جاتی ہے"

ناولز کلب
Club of Quality Content

"جی بس امی کے ساتھ ہی جاتی تھی ہر جگہ۔۔" اُس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

ابھی غم اتنا پُرانا نہیں ہوا تھا کہ اُسکی عادت ہو جائے یا شاید ماں باپ کا غم کبھی پُرانا ہوتا ہی نہیں۔

حمنہ کی نظر اُس کے ہاتھوں پر تھی جن کی کپکپاہٹ اُمید روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کچھ غم انسان کو بہت کمزور اور بے بس کر جاتے ہیں۔ کچھ پل بعد حمنہ نے بولنا شروع کیا۔

"اپنے غم سے بھاگنا چھوڑ دو امید۔ خوشیوں کو جب تک محسوس نہیں کرو گی، وہ محسوس نہیں ہوں گئی اور غم کو جب تک محسوس نہیں کرو گی، وہ پیچھا نہیں چھوڑیں گے" حمنہ نے اسکے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اُمید اُسکی بات سُن کر ایک لمحے کے لیے تھم گئی تھی۔ اُسے حمنہ کا بولنا اچھا لگا تھا۔

"آپ بلکل امی کی طرح بات کرتیں ہیں" اُمید نے اُسکو دیکھتے ہوئے کہا۔

حمنہ نے مسکرا کر اسکا چہرہ تھپتھپایا۔

"جب بھی ضرورت ہو تو مجھے ضرور یاد رکھنا" حمنہ نے پیار سے کہا، وہ ایسی ہی تھی سب سے پیار کرنے والی۔ اُمید نے مسکرا کر سر ہلایا اور پھر ابیر کی آواز پر اُسکی طرف بڑھ گئی۔ حمنہ اُسکو جاتے دیکھ رہی تھی۔ اُمید کافی پُراعتماد لڑکی تھی سب سے ہنسنے بولنے والی۔ سب کے دل میں گھر کر لینے والی پیاری سی اُمید۔

تقریباً بیس منٹ بعد حماد کی کوٹھی کا دروازہ کھولا اور سیاہ گاڑی اندر داخل ہوئی تو لان میں موجود سب لوگوں کا دھیان اُس کی طرف گیا، برکہ جس کو اُمید اور ابیر کیک کاٹ لینے کے لیے راضی کر رہیں تھیں وہ بھی اب پُرسکون ہو گئیں تھیں برکہ بھاگ کر گاڑی سے اُترتے

باسم کی طرف بھاگی جبکہ ازلان نے دور سے ہاتھ ہلایا باسم کو سب کی نظریں خود پر محسوس ہوئیں مگر وہ بے تاثر چہرہ لیے لان کی طرف آرہا تھا اور برکہ اُس کی طرف بھاگ رہی تھی، وہ اُس تک پہنچی تو باسم نے اُسے گود میں اُٹھالیا تھا۔اب وہ اُس سے لڑرہی تھی اور وہ بس مسکرا کر سوری بول رہا تھا جبکہ لان میں موجود کچھ لوگوں کے لیے یہ منظر پیارا تھا تو کچھ کے لیے سامنے سے آتے اِس شخص کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔اُن کی آنکھوں میں اُکتاہٹ تھی اور باسم اِن نظروں کا عادی تھا۔

وہ اِس بات سے اچھے سے واقف تھا کہ ضروری نہیں ہے آپ کے گرد موجود ہر شخص آپ سے پیار کرتا ہو کچھ صرف اپکو برداشت بھی کرتے ہیں۔

Clubb of Quality Content!

اُس نے بلند آواز میں سلام کیا، پھر برکہ کو نیچے اُتارا اور آگے بڑھ کر ضیاء اور ساجد سے سلام کیا پھر حماد سے ہاتھ ملایا جبکہ اُسکے ساتھ کھڑے زایان سے باقائدہ گلے ملا۔اِن دونوں کی کافی اچھی دوستی تھی جس کی شروعات کی مشترکہ جم میں جانے سے ہوئی تھی۔

باسم نے برکہ کو حماد کے پاس اُتارا تو برکہ اپنے مما بابا کے ساتھ کیک کٹوانے کے لیے آگے بڑھ گئی۔اور وہ حمنہ کے ساتھ والی کرسی پر جا بیٹھا اسکی نظر سامنے پڑی تو اس نے ازلان کو ایک

لڑکی کی گود میں بیٹھا دیکھا جو کافی حیران کن بات تھی۔ وہ اُس لڑکی کو پہچان نہیں سکا مگر اُسکی انکھیں۔ وہ ابھی حمنہ سے کچھ کہنے ہی لگا تھا جب اسکے کانوں سے حمنہ کی آواز ٹکرائی۔

"بھئی ازلان نے تو اُمید سے پکی دوستی کر لی ہے، جب سے آئے ہیں اِس بے چاری کو اپنے ساتھ لگایا ہوا ہے"۔

"اُمید" باسم کے ذہن میں یہ نام گونجا، اُس کی نظریں سامنے جمی تھیں۔

"یہ زایان کی بہن ہیں؟ اُس نے نا جانے کس سوچ میں یہ سوال کیا۔ ایک پل کو تو حمنہ بھی چونکی۔

"ہاں یہ تمارے دوست کی بہن ہے"۔ حمنہ کی نظریں باسم کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے اُمید پر جا ٹکی۔

سامنے بیٹھی اُمید نے ایک دم سر اُٹھا کر دیکھا تو دونوں بہن بھائی سٹپٹا گئے۔

باسم نے فوراً نظریں جھکالی مگر اُس کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا جبکہ حمنہ نے اُس کو مسکراتی نظروں سے دیکھا تو کنفیوزڈ سی اُمید بھی مسکرا دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیک کٹ رہا تھا، لان میں تالیوں کی آواز گونج رہی تھی، فوٹو گرافر تصویریں کھینچ رہے تھے۔

وہ ایک خوشگوار ماحول تھا۔ اب سب کھانا کھانے میں مصروف ہو چکے تھے۔ ازلان کو حمنہ کھانا کھلانے کے لیے ساتھ لے آئی تھی۔

"ہیلو ماموں" ازلان چیئر پر بیٹھنے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔

"ارے جناب آپکو یاد ہے کہ میں بھی آپکا کچھ لگتا ہوں" باسم نے ناراضگی ظاہر کرنے کی کوشش کی جس میں ہمیشہ کی طرح ناکام رہا۔

"آپکو اپنی فرینڈ سے ملواؤں؟" وہ جو مشکل سے چیئر پر بیٹھا تھا پھر سے اُترنے لگا۔

"بیٹھے رہو ازلان" حمنہ کی آواز پر ازلان نے بُرا سا منہ بنایا۔

"آپکو پتا ہے برکہ اُن کو ممی بولتی ہے" باسم سمجھ چکا تھا کہ ازلان ابھی صرف اپنی نئی دوست کی باتیں کرنا چاہتا ہے یا صرف اُس سے بات کرنا چاہتا ہے۔ کتنی ہی دیر وہ باسم سے اُمید کی تعریفیں کرتا رہا۔

سب کھانا کھا چکے تھے اور اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے سوائے باسم کے، وہ وہاں موجود لوگوں کا اپنا نہیں تھا۔

"بھائی صاحب نو لفٹ؟" باسم کے کندھوں پر پیچھے سے ہاتھ رکھتے ہوئے زایان بولا۔

"میں نے آپکو لفٹ نہ کروا کر کہاں جانا ہے جناب" باسم بھی اُسی لہجے میں بولا۔زایان اب اُسکے ساتھ آکر بیٹھ چکا تھا۔

"جِم کیوں نہیں آرہے آج کل؟" زایان نے پوچھا

"آپ کے علاوہ میری ایک اور محبوبہ بھی ہے۔اُس کو بھی وقت دینا ہوتا ہے" باسم مسکراتے ہوئے بولا۔

"میرے علاوہ تو صرف آپکا آفس ہی ہے جس کو آپکے تھوڑی بہت توجہ نصیب ہوتی ہے" زایان نے جواب دیا۔اب دونوں نے ہمہ وقت قہقہہ لگایا۔

"ماموں ادھر آئیں" ازلان نے زرا دور سے باسم کو آواز لگائی،وہ پُر جوش دیکھائی دے رہا تھا،ساتھ کھڑی حمنہ،ابیر اور اُمید،جو اپنی باتوں میں مگن تھیں،خاموش ہو گئیں۔

"آپ میرے پاس آجائیں ازلان" باسم نے مسکراتے ہوئے بلایا۔

"آپ آئیں نا جلدی" وہ باضد تھا۔

Clubb of Quality Content

باسم اُٹھا تو اُس نے زایان سے بھی ساتھ آنے کے لیے کہا تو وہ بھی مسکراتے ہوئے اُٹھ گیا، وہ جانتا تھا کہ باسم ازلان کی کوئی بات نہیں ٹالتا۔

"کیوں تنگ کر رہے ہو ماموں کو" حمنہ نے ازلان سے کہہ رہی تھی۔ باسم اور زایان بھی اُن تک پہنچ چکے تھے۔

"مما میں نے ماموں کو اپنی نیو فرینڈ سے ملوانا ہے نا" وہ بہت معصومانہ انداز میں بولا اور اُمید کو پیار سے دیکھنے لگا۔ امید کو جب اُسکی بات سمجھ آئی تو وہ زرا بوکھلا گئی جبکہ اُسکے سامنے کھڑا باسم خود کو یہاں آنے پر کوس رہا تھا۔ حمنہ اپنی جگہ شرمندہ بھی ہو رہی تھی مگر اُسے ہنسی بھی آ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگلے ہی لمحے ابیر اور زایان کا قہقہہ فضا میں گونجا۔

"چھوٹے ماسٹر کون ہے اپکی دوست اُمید یا ابیر" زایان نے پوچھا تو ازلان نے اُمید کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اُمید کو اُس پر پیار بھی آیا مگر کوئی ردِ عمل نہ دے سکی۔ سامنے کھڑا باسم پہلے ازلان اور پھر زایان کی بات سُن کر سر پیٹنے کو تھا دونوں کے نام اور کام ایک جیسے تھے۔

"بھئی یہ تو اُمید کا کمال ہے ورنہ ازلان تو باسم کے علاوہ کسی کو دوست مانتا ہی نہیں ہے"

باسم اور اُمید دونوں کی آنکھیں ازلان پر تھیں۔حمنہ کی بات پر دونوں نے نظریں اُٹھائیں۔اور ایک لمحے کے لیے۔صرف ایک لمحے کے لیے دونوں کی آنکھیں ملیں تھیں اور ایک باپھر یہ لمحہ باسم کے لیے غیر معمولی تھا۔

ایک بار پھر وہ کسی سحر کی زد میں آیا تھا مگر خود کو نارمل رکھنے میں کامیاب رہا۔

آگلے چند لمحے سب زایان اور ازلان کے درمیان دلچسپ باتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

واپسی پر باسم نے حمنہ، آزلان اور زرینہ بیگم کو گھر چھوڑا اور خود کسی کام کا کہہ کر کہیں باہر چلا گیا

Clubb of Quality Content!

کافی دیر تو حمنہ انتظار کرتی رہی۔۔اُسکو کئی مرتبہ کالز بھی کیں مگر اُسکا فون اُف تھا اور نجانے کب حمنہ کی آنکھ لگی

فجر کی آزانوں پر جب اُسکی آنکھ کھولی تو اُسے باسم کا خیال آیا۔وہ اُس کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔مگر وہ وہاں نہیں تھا۔۔اندر کہیں حمنہ کو معلوم تھا کہ باسم کہاں ہے۔۔

وہ نماز پڑھ کر جائے نماز پر ہی بیٹھی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی

"آجاؤ" حمنہ جانتی تھی کہ دروازے پر کون ہے

اُس نے آرام سے دروازہ کھولا تو سامنے حمنہ جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی تو وہ دروازے کے ساتھ سر ٹکائے کھڑا رہا۔

ہمنہ نے سر اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا، پُرکشش سیاہ انکھیں، صاف شفاف رنگت، لمبا قد، ماتھے پر سیاہ پڑے بال۔ 'وہ بہت ہینڈسم دیکھائی دیتا تھا'۔

باسم مسکراتا چہرہ لیے آگے بڑھا اور حمنہ کی جائے نماز کے قریب جا بیٹھا، اُس نے اپنے گھٹنوں کو دونوں بازووں میں سیمٹا

Clubb of Quality Content

"آپ ناراض ہیں؟" باسم ہمیشہ کی طرح بہت نرم لہجے میں بولا

میں کون ہوتی ہوں تم سے ناراض ہونے والی؟ اور اگر ہو بھی جاوں تو تمہیں کون سا فرق پڑتا ہے وآپسی پر باسم حمنہ، آزلان اور زرینہ بیگم کو گھر چھوڑ کر کسی کام کا کہہ کر خود کہیں باہر چلا گیا

کافی دیر تو حمنہ انتظار کرتی رہی۔۔ پھر اُسکو کالز کیں مگر اُسکا فون اُف تھا

اور نجانے کب حمنہ کی آنکھ لگی

فجر کی آزانوں پر جب اُسکی آنکھ کھولی تو اُسے باسم کا خیال آیا تو وہ اُس کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔ مگر وہ وہاں نہیں تھا۔۔اندر کہیں اُسے معلوم تھا کہ وہ کیا ہو گا۔۔

وہ نماز پڑھ کر جائے نماز پر ہی بیٹھی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی

آجاوء "حمنہ جانتی تھی کہ دروازے پر کون ہے"

اُس نے آرام سے دروازہ کھولا تو سامنے حمنہ جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی تو وہ دروازے کے ساتھ سر ٹکائے کھڑا رہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہمنہ نے سر اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا، پُرکشش سیاہ انکھیں، صاف شفاف رنگت، لمبا قد، ماتھے پر سیاہ پڑے بال۔'وہ بہت ہینڈسم دیکھائی دیتا تھا'۔

باسم مسکراتا چہرہ لیے آگے بڑھا اور ہمنہ کی جائے نماز کے قریب جا بیٹھا، اُس نے اپنے گھٹنوں کو دونوں بازووءں میں سیمٹا

آپ ناراض ہیں؟" باسم ہمیشہ کی طرح بہت نرم لہجے میں بولا"

"میں کون ہوتی ہوں تم سے ناراض ہونے والی؟اور اگر ہو بھی جاوءں تو تمہیں کون سافرق پڑتا ہے"۔

"اللہ،اتنا غصہ۔حمنہ آپی آپ جانتی ہیں میں کہاں تھا۔"اُس نے سادہ انداز میں کہا

"ایک فون کال کر دیتے تو کیا چلا جاتا تمہارا؟" باسم نے اُن کے طرف دیکھااور آنکھوں ہی آنکھوں میں معزرت کی۔

حمنہ نے نظریں جائے نماز پر ٹکالیں

"تم اکثر اماں، بابااور حور کی قبر پرایک رات گزار کر آتے ہو۔میں ہر بار تم سے کہتی ہوں کے مجھے بھی ساتھ لے جانا اگلی بار، مگر تم مجھے کیوں لے جاؤ گے؟ میں کون سا تمہاری سگی ہوں لیکن سوتیلی ہی سہی ہوں تو تمہاری بہن ہی نا،ماں ایک بے شک نہیں ہے باپ تو ایک ہی تھا نا ہمارا"اواز میں واضح شکوہ تھا

"باسم میری ماں زندہ ہے لیکن پھر بھی ماں کی کمی محسوس ہوتی ہے۔اماں صرف تمہاری اور حور کی ماں تو نہیں تھیں، میں بھی تو اُن کی بیٹی تھی نا؟وہ مجھ سے بھی تو پیار کرتی تھیں"حمنہ کی آنکھوں سے باقائدہ آنسو ٹپک رہے تھے

"تم سے پہلے وہ میری ماں بنی تھیں۔اور یہ بات بھی تم جاتے ہو کہ حماد اور میری ماں بے شک ایک ہے لیکن میری زندگی میں جو جگہ باسم کی ہے وہ کسی کی نہیں ہے۔مجھے پرایا نا کیا کرو باسم"۔

وہ رو رہیں تھیں اور باسم کے لیے انکے آنسو بہت قیمتی تھے

"آپی میں آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا، آپ کے اور ازلان کے علاوہ میرے پاس ہے ہی "کون مگر آپ جانتی ہیں کہ میں رات کے وقت قبرستان جاتا ہوں"

وہ بس اِتنا ہی کہہ پایا، وہ جانتا تھا کہ اُس کو کسی قسم کی واضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔سامنے بیٹھی عورت اُسکو جانتی ہے

"اب روئیں تو مت۔" باسم نے التجا کی۔۔حمنہ نے آنسو صاف کیے

"کچھ کھاو گے؟"حمنہ نے نرمی سے پوچھا

ابھی میں سونا چاہتا ہوں کچھ دیر۔اجازت ہے؟"اُس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

حمنہ مسکرانے لگی اور سرہاں میں ہلایا

دونوں کھڑے ہو گئے، حمنہ جائے نماز طے کرنے لگی اور باسم بیڈ پر سوئے ہوئے ازلان کی طرف بڑھا اور جھک کر اُس کو پیار کیا اور باہر کی طرف بڑھ گیا

اُمید کو یونیورسٹی جاتے کئی دن ہو گئے تھے۔۔وہ اب پہلے کی طرح خوف زدہ نہیں تھی۔۔اُسے لوگوں سے یا ہجوم سے خوف نہیں آتا تھا۔اُس کا سارا خوف ہار کا تھا، نئ شروعات کا تھا،اُسے ڈر رہتا تھا کہ لوگ اُسے ناپسند کریں گے اور بہت سے ایسے خوف تھے جو کسی دوسرے کے لیے شاید عام باتیں ہوں۔ہر کسی کے اپنے اپنے خوف ہوتے ہیں اور سب اپنی جگہ اُن سے لڑ رہے ہوتے ہیں۔

برکہ کی سالگرہ کو چھ دن گزر چکے تھے۔اُمید خود ڈرائیو کر کے جایا کرتی تھی

معمول کے مطابق آج بھی وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو زایان اور بابا حال میں بیٹھے

تھے۔شاید آج دونوں نے ساتھ کہیں جانا تھا۔

ضیاء احمد نے اپنی بیٹی کو آتے دیکھا تو اشارے سے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا۔اُن کی جان بستی تھی اس پیاری سی لڑکی میں۔وہ اُنکے پاس آکر بیٹھی اور اُنکے کندھوں پر اپنا سر ٹکا لیا۔

"یونیورسٹی کیسی جارہی ہے میرے بچے کی؟" پیار سے پوچھا گیا۔

" صحیح جارہی ہے بابا۔۔بس تھک جاتی ہوں "

"دیکھو زرا کچھ کرتی بھی نہیں ہو اور تھک بھی جاتی ہو۔بڑے لوگ بڑی باتیں" دوسرے صوفے پر بیٹھا زایان فون چلاتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی نہیں۔اتنا کام کرتی ہوں میں" اُمید سیدھی ہو کر بیٹھ گی۔

"مثلاً؟" زایان نے اُسکی طرف دیکھا۔"بولو بولو"

"تمہیں کیوں بتائوں۔آئے بڑے" اُمید منہ بنا کر بولی۔

"بڑا تو ہوں لیکن تم مانتی ہی نہیں۔چلو بھائی نہیں کہتی برداشت کر لیتا ہوں مگر جناب سے تو آپ بھی نہیں بولا جاتا" ضیاء اُن دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

"زایان بھائی آپکو اور کوئی کام نہیں ہے جو صبح صبح میرے پیچھے پڑ جاتے ہیں" وہ ہر لفظ چبا چبا کر بول رہی تھی "اب خوش"۔

"جیسی شکل بنا کر تم نی بھائی بولا ہے نا ایسے لگ رہا تھا گالی دے رہی ہو"۔

"اللہ۔۔ناشکرے ہی رہنا" اُمید نے بیگ اُٹھایا اور کھڑی ہو گئی "تمہاری بیوی کو بھی اُسکے نام سے ہی بولائوں گی"۔

"بیٹا جی خوابوں میں بھی ایسا نا سوچنا۔ تم سے چھوٹی بھی ہوئی تو بھی تم اُسے بھابھی بلائو گی" اُمید ہنسی تو ضیاء بھی ہنس پڑے۔

"ہسنے کی بات نہیں ہے یہ ٹھیک ہے نا" زایان کو خود بھی ہنسی ہی آ رہی تھی۔

"لڑکی تو ڈھونڈ لو پہلے" اب کے ضیاء احمد بولے۔

"کیا پتا بابا ڈھونڈی بھی ہوئی ہو" اُمید نے رازداری میں بولا، وہ الگ بات تھی کہ زایان کو صاف آواز جا رہی تھی۔

"تم سے کچھ چھپ سکتا ہے بھلا" زایان بولا۔ اُمید نے زبان نکال کر منہ چڑایا اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔

زایان اور ضیاء دونوں اُس کو خوش اور نارمل دیکھ کر پُر سکون ہو گئے تھے۔

اُمید گاڑی میں بیٹھی اور سیاہ بیگ پیسیجر سیٹ پر رکھا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

آج اُس نے جامنی لمبی قمیض کے ساتھ جامنی ٹراؤزر پہن رکھا تھا اور جامنی ہی پرنٹیڈ دوپٹہ گلے میں ڈال رکھا تھا۔ کانوں میں سٹڈ بھی جامنی ہی ڈال رکھے تھے۔

چہرے پر ہلکا سا میک اپ کر رکھا تھا۔ کچھ دن پہلے یونیورسٹی جانے والی اُمید میں اور آج کی اُمید میں کافی فرق تھا۔ خوف زدہ وہ اب بھی تھی۔ بہت سے خوف اُس کے ساتھ اب بھی چل رہے تھے بس فرق یہ تھا کہ پچھلے کچھ دنوں میں وہ نئی شروعات کے خوف گزار آئی تھی باقی کے خوف کو وہ چھپا رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

اُمید گاڑی پارکنگ ایریا میں پارک کر کے گاڑی سے اُتری تو اُسکی نظر سجل پر پڑی جو اپنی بائیک پارک کر رہی تھی۔ تو وہ اُسکی طرف بڑھ گئی۔

سجل نے سیاہ جینز پر سیاہ ٹاپ پہن رکھا تھا جس کی آستین کہنی سے اُپر تک تھیں۔ اُس کی گوری رنگت دُھوپ میں چمک رہی تھی۔

اُمید اب اُس کے کافی قریب تھی۔ سجل کی کلائی میں مختلف قسم کے کئی بریسلیٹ تھے۔ کالے بال جوڑے میں قید تھے۔

امید اب بلکل اُس کے سامنے کھڑی تھی۔ سجل کا چہرہ ہر قسم کے میک آپ سے پاک تھا۔

"ہیلو ہوپ {اُمید} "سجل بائیک لاک کرتے ہوئے بولی۔

"السلام علیکم "اُمید نے جواباً کہا۔

"ہاں ہاں وہی اسلام علیکم "اُس کا انداز لاپرواہ سا تھا۔

"وعلیکم السلام "اُمید مسکرائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آج بڑی کیوٹ لگ رہی ہو" سجل متاثر ہو کر بولی۔ ابھی سجل نے تعریف کی ہی تھی کہ اُمید کا چہرہ لال ہو گیا تھا۔

"تم اِتنی سی بات پر بلش کرنے لگتی ہو" سجل کو حیرانی ہوئی اور پھر وہ مسکرائی۔

"میں بلش تو نہیں کر رہی "اُمید سے کوئی بات نہ بنی۔

"اُمید اللہ نے مجھے دو آنکھیں دیں ہیں۔ مجھے صاف نظر بھی آتا ہے"

"اچھا بابا کر رہی ہوں بلش۔اب چلو بھی کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے" دونوں آگے کی طرف بڑھ گئیں۔

اُمید اور سجل اب کلاس کی طرف بڑھ رہیں تھیں اور پورے راستے سجل کوئی نا کوئی ایسی بات کر دیتی کہ اُمید کی ہنسی چھوٹ جاتی۔

دونوں کلاس میں جا کر بیٹھی ہی تھیں جب کلاس کا سی آر اُمید کے پاس آیا

"آپ اُمید ضیاء ہیں؟ جنھوں نے اپنے دو سمسٹر فریز کروائے تھے" وہ خوبرو سا لڑکا دیکھائی دیتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی۔میں ہی ہوں اُمید"

"تمہیں جو بھی نوٹس چاہیں مجھ سے لے لینا، مجھے سر عمر نے بھیجھا ہے"۔

"آپکا تعارف؟" اُمید نے سوال کیا

"ماحد جُنید۔۔" ابھی وہ آگے کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ اُمید کے ساتھ بیٹھی فون میں مصروف لڑکی نی اُسکی بات کاٹی۔

"اوہ تو آپ ہیں ماحد جنید" سجل اُسے آنکھیں جھپکائے بغیر دیکھے جا رہی تھی۔

"جی" ماحد نے سر ہلایا۔

"آپ سے مل کر اچھا لگا" وہ مسکرا کر بولی۔

"جی؟" ماحد کو اُسکی ذہنی حالت پر شک ہوا۔

"جی کچھ نہیں" سجل بدمزہ ہوئی۔ یہ تو عجیب سا ہے، سجل بس سوچ ہی سکی۔ ماحد اب جانے کے لیے مڑ چُکا تھا۔

"یہ کیا تھا سجل؟" اُمید پوری اُسکی طرف مڑی۔

"تھا تو لڑکا، مگر عجیب سا تھا نا؟" سجل کی آنکھیں ابھی تک ماحد کو جاتا دیکھ رہیں تھیں۔

"سجل میں اُسکی نہیں تمہاری بات کر رہی ہوں۔ کیا بول رہی تھی تم اُس کو؟" اُمید سنجیدہ تھی اور سجل کے لیے سنجیدہ ہونا دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔

"اچھا اب آج کے آئے لڑکے کے لیے اپنی سات دن پرانی دوست کو ڈانٹو گی؟"

"بہت ڈرامے باز ہو تم۔ بڑی مشکل دوست بنالی ہے میں نے" اُمید نے توبہ کی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تمہیں تو چاہیے کہ میرا شکریہ ادا کرو کے میں جو تمہیں ساتھ دن سے برداشت کر رہی ہوں" سجل نے بھی اُمید کو برابر کا چھیڑا، ابھی سجل آگے کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ اس نی اُمید کے سپاٹ چہرے کو دیکھا۔

"دوستوں کو اپنایا جاتا ہے، برداشت نہیں کیا جاتا" اُمید بہت آہستہ بولی، اُسکی انکھوں مین شاید نمی تھی یا شاید سجل کو غلط فہمی ہوئی تھی، مگر تکلیف ضرور تھی۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا اُمید۔ میں نے تو بس مزاق کیا تھا۔ سوری تمہیں برا لگا۔ تم ناراض ہو گئی ہو؟" سجل پریشان ہو گئی تھی۔

اُمید نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور نفی میں سر ہلایا۔ سجل مسکرا دی۔

دونوں جانتیں تھیں کے نئی نئی واقفیت ہے پتا نہیں آگے ساتھ چل بھی پائیں گی یا نہیں، کچھ وقت تو لگے گا ایک دوسرے کو سمجھنے میں۔

--

آج داؤد وِلا میں کافی رونق تھی۔ حماد اپنی فیملی کے ساتھ یہاں موجود تھا۔ سب ہال میں بیٹھے تھے سوائے باسم کے۔ وہ وہاں موجود نہیں تھا۔ برکہ اور ازلان اپنے کسی کھیل میں مصروف تھے، حماد اپنی اماں کے ساتھ بیٹھا تھا مگر فون میں مصروف تھا جبکہ حمنہ اور تہمینہ ایک ہی صوفے پر بیٹھیں حمنہ کے کلا تھنگ برینڈ کی اگلے ہفتے آنے والی ون ائیر پارٹی کے بارے میں بات کر رہیں تھیں۔ حمنہ اور تہمینہ کے درمیان رکھا حمنہ کا فون بجنے لگا تو دونوں کا دھیان اُسکی طرف گیا۔ "ہاتم کالینگ" لکھا آ رہا تھا۔ حمنہ نے ایک نظر مڑ کر ازلان کو دیکھا جو برکعہ کے ساتھ کھیل میں مصروف تھا اور پھر واپس مڑی اور فون کال پِک کر کے فوں کان سے لگایا ۔ساتھ بیٹھی تہمینہ اُس کے ہر عمل کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سامنے سے شاید سلام کیا گیا تھا جس کا حمنہ نے جواب دیا تھا۔ اور پھر کچھ پل خاموشی کے بعد حمنہ پھر سے بولی، "ازلان ابھی کھیل میں مصروف ہے۔ وہ ٹھیک سے بات نہیں کرے گا آپ کچھ دیر بعد کال کر لیجیے گا" اور آگے وہ کچھ نہیں بولی مگر فون کان سے ہی لگا تھا۔ شاید ہاتم بول رہا تھا۔ کچھ سیکینڈز بعد اُس نے بغیر کچھ بولے فون بند کر کے اور واپس صوفے پر ہی رکھ دیا۔

حمنہ نارمل تھی اور یہ بات تہمینہ کو شاید ہضم نہیں ہو رہی تھی۔کچھ لمحے دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔اور پھر وہی سوال حمنہ نے سُنا جس کے لیے وہ خود کو تیار کر رہی تھی۔

"تم اب بھی ہاتم سے رابطے میں ہو؟" تہمینہ کے لہجے میں طنز واضح تھا۔اُسکے سوال پر حماد اور سلطانہ بیگم بھی اُن کی طرف متوجہ ہوئے۔

کتنا آسان ہوتا ہے نا دوسروں کی زندگی پر سوال اُٹھا لینا۔

"وہ رابطے میں ہے اور مجھ سے نہیں ازلان سے۔" حمنہ کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"ایک ہی بات ہے حمنہ" تہمینہ نے خود کو لاپرواہ ظاہر کیا۔

"ایک بات نہیں ہے بھابھی۔ہاتم ازلان کا باپ ہے،اُسکا حق ہے ازلان پر،اور میرے لیے وہ صرف میرے بچے کا باپ ہے۔نہ ہی وہ مجھ سے رابطہ کرتا ہے نہ میں اُس سے۔اگر ہمارے درمیان کچھ ہے تو وہ صرف ازلان ہے" حمنہ کی آواز اُونچی نہیں تھی،مگر لہجہ۔لہجہ عام نہیں تھا۔

"تم بات بڑھا رہی ہو حمنہ" تہمینہ پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بھابھی میں بات بڑھا نہیں رہی۔ بس آپکو حقیقت بتا رہی ہوں۔ آپ کو ہر بار مختلف حربے اپنانے پڑتے ہیں نامجھ سے یہ سوال پوچھنے کے لیے۔ میں نے سوچا آپکی مشکل آسان کردوں" حمنہ کی آواز اب بھی اُونچی نہیں تھی اور نہ ہی لہجہ تلخ تھا۔

"اورہاں میں نہیں چاہتی آئندہ میرے بیٹے کے سامنے اِس قسم کی باتیں ہوں" آخر میں اُس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جو وہاں بیٹھے لوگوں کو بہت کچھ باور کروا رہی تھی۔ حماد کچھ نہیں بولا اور یہ بات تہمینہ کو بہت چھبھی تھی۔ زرینہ بیگم نے ماحول میں موجود تناؤ ختم کرنے کے لیے بات کا روخ آگلے ہفتے ہونے والی تقریب کی طرف موڑا جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہوئیں تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یونیورسٹی کا اگلا ہفتہ بھی سکون سے گزر گیا۔ چونکہ آج ہفتہ تھا تو وہ گھر پر ہی تھی۔ ابا اور زایان کسی سائٹ پر گئے ہوئے تھے۔ وہ بارہ بجے اُٹھی تھی اور تقریباً ایک بجے ناشتہ کر کے اب وہ لان میں گھاس پر بیٹھی آنکھیں بند کیے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ اُس کو پینک اٹیکس

آتے تھے۔ وہ ایک لمبے عرصے سے ڈپریشن کے ساتھ زندگی گزار رہی تھی۔ کبھی وہ خود کو بلکل ٹھیک محسوس کرتی تھی تو کبھی سب رکا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ ذہنی طور پر ٹھیک نہیں ہے اور اپنی امی کی وفات کے بعد تو اُس کو خودکشی کے خیالات اُتے تھے۔ اُس نے کئی بار کوشش بھی کی، اُس کی حالت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زایان اُسے ماہرِ نفسیات کے پاس لے گیا۔ وہ باقائدگی سے کچھ عرصہ سیشنز لیتی رہی مگر پھر چھوڑ دیے۔ زایان اور ابا کی لاکھ کوششوں کے بعد بھی وہ نہیں مانی۔ بس اکثر بریتھینگ ایکسر سائز کیا کرتی تھی وہ بھی شاید عادتاً۔ فون بجنے کی آواز پر اُس نے آنکھیں کھولی۔ فون کی طرف دیکھا تو "حمنہ آپی کالنگ" لکھا آ رہا تھا۔ اس نے فوراً فون اُٹھایا۔ رسمی سلام دعا کے بعد حمنہ بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم نے بولا تھا اپنے دوست سے ملنے آو گی۔ روز پوچھتا ہے تمہارا"۔

"بس آپی روٹین ہی ایسی ہے، پتہ ہی نہیں چلتا کہ کب دن گزر جاتا ہے"۔

"ہاں ایسا ہی ہے۔ مگر اب تمھں کل ہمارے لیے کچھ وقت نکالنا پڑے گا۔ میرے بریند کی ون ائیر پارٹی ہے تو اب تم نے ضرور آنا ہے۔ اِس بہانے مُلاقات بھی ہو جائے گی"

اُمید کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا بولے۔

"آپی میں کیسے۔۔۔"اُس سے کوئی بات ں ہ بنی۔

"بچے زیادہ لوگ نہں ہوں گے۔ صرف میرے قریبی دوست اِنوائٹیڈ ہیں۔میں ضرور چاہو گی کے تم آؤ"حمنہ بہت پیار سے بولتی تھی اُمید کو لگا وہ اپنی ماں کو سُن رہی ہے۔اُمید جانا نہیں چاہتی تھی مگر پھر بھی اُس نے حامی بھرلی۔

شام کو ابا آئے تو اُس نے اُن سے ذکر کیا۔پہلے تو وہ حیران ہوئے کیونکہ اُمید تو کہیں جانے کو راضی ہی نہیں ہوتی تھی اور پھر خوشی خوشی اُس کو اجازت دی۔ مگر وہ زایان سے ذکر کرنا بھول گئی تھی۔

اگلا دن شروع ہوا اور اُمید ناشتے کے بعد سے ہی اپنی اسائنمنٹ مکمل کرنے میں لگی تھی۔حمنہ کی تقریب کا وقت چھ بجے کا تھا تو اُسے جلد از جلد کام ختم کرنا تھا۔بِلا آخر وہ پانچ بجے تک اپنا کام سمیٹ کر تیار ہونے کے لیے اُٹھی۔

اُس نے ہلکا پیلا چکن کاری کا لمبا فراک پہنا،جو کہ اُسکے پاؤں کو چھو رہا تھا۔ساتھ ہم رنگ ڈوپٹہ گلے میں ڈالا۔چہرے پر ہلکا سا میک آپ کیا۔اپنے لمبے بالوں کی ڈھیلی سی چوٹیا بھاندی۔ جس میں سے کچھ آوارہ لٹیں نکل کر اُسکے چہرے پر جھول رہیں تھی۔کانوں میں چھوٹی چھوٹی

بالیاں ڈالی۔ وہ واقعی بہت خوبصورت اور پُرکشش تھی۔ اُس نے ایک آخری نظر خود پر ڈالی اور اپنا پرس اور گفٹ بیگ اُٹھاتی کمرے سے باہر نکل آئی۔

نیچے آئی تو ہال میں ہے ابا بیٹھے تھے۔ انھوں نے اُس کو نظر اُتار لینے کا کہا تو وہ مسکرانے لگی۔

"بیٹا زایان واسع کے ساتھ اپنے دوست کے ولیمے پر گیا ہے۔۔ کوئی بھی مسلہ ہو تو مجھے فون کر لینا"

"ٹھیک ہے ابا" وہ خدا حافظ بولتی باہر نکل آئی۔ گاڑی میں بیٹھی اور اُسے سٹارٹ کیا۔

بیس منٹ بعد وہ حمنہ کی بھیجی ہوئی لوکیشن پر تھی۔ وہ ایک فائیو سٹار ریستوران تھا۔ وہ اپنی گاڑی پارک کر کے اندر کی طرف بڑھی تو سامنے سے ازلان آتا دیکھائی دیا۔ وہ اُس کی طرف بڑھ جاتی اگر اُس کے ساتھ باسم نہ ہوتا۔ ازلان کی جیسے ہی نظر اُس پر پڑی وہ اُس کی طرف بھاگنے کو ہوا۔

"ماموں وہ دیکھیں میری فرینڈ آ گئیں ہیں۔ آپ نے کہا تھا وہ نہیں آئیں گی۔ مگر دیکھیں وہ آ گئیں" ازلان باسم کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کرتے بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُمید آسانی سے ازلان کو سُن سکتی تھی اور یہ بات باسم کو شرمندہ کر رہی تھی۔اُس نے ایک نظر اُس کی طرف دیکھا تو باسم کی نظریں جُھکی ہوئیں تھیں۔ازلان اب ضد کر رہا تھا تو باسم نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔وہ بھاگ کر اُمید کی طرف آیا۔

"آپ اتنے دنوں بعد کیوں آئی ہیں؟"پہلا شکوہ

"سوری ازلان"اُمید نے پہلے ہی شکوے پر ہتھیار ڈال دیے

"آپ نے مجھے کال بھی نہیں کی"دوسرا شکوہ

"اِس کے لیے بھی سوری"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سائیڈ پر کھڑے باسم پر تو سمجھو حیرانی کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔۔یہ بچہ تو گھر والوں سے مشکل سے بات کرتا تھا اور سامنے کھڑی لڑکی کے سامنے یہ چُپ ہونے کا نام نہیں لیتا۔۔اور ابھی تو دوسری معلاقات میں ہی یہ حال ہے

"اِٹس اوکے اُمید"شکوے دور ہو چُکے تھے۔۔اُمید مسکرا دی

سائڈ پر کھڑے باسم نے اپنی مسکراہٹ دبائی

ااس سے پہلے ازلان آگے کچھ کہتا

"ازلان بچے اور باتیں اندر چل کر کر لیجیے گا" ازلان نے اوکے کہہ کر اُمید کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

"ماموں آپ بھی آجائیں۔۔اب مجھے آئی پیڈ نہیں چاہیے" باسم جو کچھ دیر پہلے اُس کر ضد پر گاڑی میں سے اُس کا آئی پیڈ لینے جا رہا تھا اُس کی بات سُن کر مسکرایا اور اُن کے پیچھے چلنے لگا

باسم اور ازلان نے ایک ہی جیسی سفید شلوار کمیز پہن رکھی تھی

جو دونوں پر ہی بہت جچ رہی تھی

اُمید کو ازلان کا ہاتھ پکڑے اندر آتا دیکھ کر ساڑی پہنے کھڑی حمنہ مسکرائی

"آپ کو آپ کا دیوانہ دروازے پر ہی مل گیا؟" وہ اُمید سے گلے ملتے ہوئے پیار سے بولی

"ہاں جی" اُمید نے ہنس کر جواب دیا

اُمید کی نظر تہمینہ پھوپھو پر پڑی، تو وہ ازلان کا ہاتھ پکڑے حمنہ کے ہمراہ اُنکی طرف بڑھ گئی۔۔اُن سے سلام کرتے گلے ملی۔۔ تہمینا کا رویہ اُمید کے ساتھ ویسا نہیں تھا جیسا ابیر کے ساتھ تھا، حمنہ کو تو یہ ہی لگا

Clubb of Quality Content

"تم آرہی تھی تو بتادیتی، میں ابیر کو بھی لے آتی" انھوں نے اُمید سے کہا۔۔لہجے میں کہیں نہ کہیں طنز ضرور تھا۔۔اُمید کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا جواب دے

"بھابھی یہ تو خود نہیں آرہی تھی اِس کو تو میں نے زبردستی راضی کیا ہے" حمنہ بولی۔۔ مگر تہمینا نے کوئی جواب نا دیا

حمنہ نے ایک نظر اُمید کی پھیکی پڑتی شکل دیکھی۔

"اُمید چلو امی سے ملواتی ہوں" امید حمنہ کے ہمراہ آگے بڑھ گئی

زرینہ بیگم کے ساتھ کھڑے دو لڑکے اُن کی کیسی بات پر ہنس رہے تھے۔۔وہ بزرگ ہر گر نہیں لگتی تھیں۔۔اُن کو دیکھ کر نہیں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ انکے اتنے بڑے بچے ہیں

امید ان کی بات ختم ہونے کا انتظار کررہی تھی جب انھوں نے اُسکو دیکھا اور اُسکی طرف متوجہ ہوئیں تو دونوں لڑکے، جو کہ حمنہ کے ورکر تھے، سائڈ پر ہوگئے۔۔امید نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔۔اُمید کو وہ خاتون صوبر لگتی تھیں، مگر اُن کے لہجے میں حمنہ جیسی نرمی نہیں تھی ۔حمنہ نے پورا وقت اُمید کو اپنے ساتھ رکھا۔۔حمنہ پتہ نہیں کیوں اُسے اِس طرح اہمیت

دے رہی تھی۔ یہ سوال اُمید ذہن میں بار بار آرہا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ اُسکے خلوص پر شک کر رہی تھی مگر اُسے گھر والوں کے علاوہ کوئی اِس طرح کی اہمیت نہیں دیتا تھا۔

کھانا کھالیا گیا، کیک کاٹا گیا۔ اب لوگ مل کر جانے کو تیار ہو رہے تھے کئی لوگ جا بھی چکے تھے۔۔ اُمید کو ازلان سے جانے کی اجازت ہی نہیں مل رہی تھی۔۔ حمنہ سب سے مل رہی تھی جبکہ اسکے قریب ہی چیئر پر بیٹھے اُمید اور ازلان باتوں میں مصروف تھے

جب باسم نے ازلان کو آواز دی۔۔ وہ شاید کیسی سے ملوانے کے لیے بولا رہا تھا۔۔ زایان نے اُمید سے بھی ساتھ آنے کو کہا

"آپ بات سُن آؤ میں ادھر ہی ویٹ کر رہی ہوں آپکا" امید نے پیار سے کہا

اُمید اُس کو جاتا دیکھ رہی تھی۔ دوسری طرف سے ویٹر ہاتھوں میں کافی چیزیں اُٹھائے آرہا تھا۔۔ ویٹر ازلان کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ امید ازلان کو روکنے کے لیے اُٹھی ہی تھی کہ ازلان ویٹر کے ساتھ ٹکرایا اور ویٹر کے ہاتھ میں موجود سامان چوٹ کر ازلان پر گرا۔۔ سب خاموش ہو گئے۔۔ ہر جگہ کانچ کے ٹکرے بکھرے تھے

ازلان چیخ رہا تھا۔۔اُس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔۔اُمید کا دل کسی نے مٹھی میں لیا تھا۔۔وہ سُن ہو رہی تھی۔۔سب ازلان کی طرف بھاگے تھے ایک وہی تھی جو ہل نہیں پا رہی تھی

باسم اور حمنہ اُسے اُٹھا رہے تھے۔۔اُس کے چیخنے کی آواز اُمید کے کانوں میں گونج رہی تھی

باسم اُسے گود میں اٹھائے لے جا رہا تھا حمنہ اُسکے پیچھے تھی۔۔اُمید ہل نہ کسی وہ کتنی ہی دیر سُن کھڑی رہی

منظر دھندلا ہو رہا تھا۔۔سانس بند ہو رہا تھا۔

اُمید اپنا بیگ اُٹھائے باہر کی طرف بھاگی۔۔اُسے سانس نہیں آ رہا تھا۔۔اُسکا پورا جسم کپکپا رہا تھا

پارکنگ ایریا سنسان تھا وہ۔بہت مشکل سے گاڑی تک پہنچی۔۔۔وہ گاڑی میں بیٹھی لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔اُسنے شیشے کھول دیے۔۔اُسے ازلان کی چیخیں سنائی دے رہیں تھیں،خون نظر آ رہا تھا۔

اُسے امی کا ایکسیڈینٹ بھی نظر آنے لگا تھا۔۔امی کی چیخیں بھی کانوں میں گونج رہیں تھیں۔

اُسکا سانس بند ہونے کو تھا۔۔آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔۔اس نے زایان کو فون کرنے کے لیے فون اُٹھایا مگر ہاتھوں کی اُنگلیاں مڑ رہیں تھیں۔فون ہاتھوں سی چھوٹ گیا

وہ اب رونے لگی تھی۔۔

پانچ منٹ۔۔دس منٹ۔۔بیس منٹ۔۔اُسکی حالت بدتر ہورہی تھی

اُسے موت نظر آرہی تھی۔۔۔وہ جھٹکے سے گاڑی کھولتی باہر نکلی اور نیچے بیٹھ گئی

اُسکی آنکھیں بند ہورہیں تھیں۔وہ خود کو جگائے رکھنا چاہتی تھی۔اُسے اپنے پاس کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔وہ دیکھنا چاہتی تھی مگر ہل نہ سکی۔اُسکا خوف اپنی انتہا پر تھا۔اور خوف انسان کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

قسط نمبر ۲

اُسکی آنکھیں بند ہو رہیں تھیں۔۔اُسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔

اُس نے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگالی۔وہ اپنے خوف کے آگے ہار رہی تھی۔۔آنکھوں کے آگے اندھیرا آرہا تھا اور اب وہ خود کو جگائے رکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔کوئی اُسکے پاس آرہا تھا

"آپ ٹھیک ہیں؟"۔اُمید یہ آواز پہچان نا سکی۔اُس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر اُس کی حالت بہت خراب تھی۔

"امید!۔"ایک بار پھر بُلایا گیا۔آواز میں پریشانی تھی

امید نے بہت مشکل سے اپنی آنکھیں کھولیں

اُس سے کچھ فاصلے پر کوئی کھڑا تھا۔وہ شکل نہیں دیکھ پائی،آنکھیں پھر سے بند ہو رہیں تھیں

اُمید اُٹھنا چاہتی تھی مگر جسم میں جان نہیں تھی

"آپ دو منٹ ویٹ کریں بس۔میں زایان کو فون کر رہا ہوں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُمید کو بس زایان سُنائی دیا پھر اُسکی آنکھیں بند ہو چُکیں تھیں

دوسری طرف شادی ہال میں بیٹھا زایان کسی دوست سے بات کر رہا تھا جب اسکے فون پر باسم داؤد کی کال آئی

اُس نے کال اُٹھائی تو باسم نے اُسے اُمید کی حالت کا بتایا.. ازلان برق رفتاری سے باہر کی طرف بڑھا۔۔

"اُسے پینک اٹیک آتے ہیں، تم پلیز اُسے ہسپتال لے جاؤ۔ میں نکل رہا ہوں مگر مجھے کم سے کم آدھا گھنٹا لگ جائے گا"۔ ازلان کی اواز سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ کس حد تک پریشان ہو گیا تھا۔

Clubb of Quality Content!

باسم نے اُمید کی طرف دیکھا وہ بے سدھ تھی۔۔ اُسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے۔۔ اُس نے کئی بار اُسے آواز دی مگر وہ بے ہوش تھی۔ اُس کا ڈوپٹہ زمین پر پڑا تھا۔ اُسے سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ اُسے کیسے اُٹھائے، مگر چار و ناچار

باسم آگے بڑھا اور گاڑی پیچھلا کا دروازہ کھولا جب اُسکی نظر سامنے گاڑی سے اُترتے فیز پر پڑی۔۔ اُس کے ساتھ کوئی خاتون بھی تھیں۔ وہ خاتون حمنہ کی ہی عمر کی لگتی تھیں۔

باسم نے فیز کو آواز دی تو وہ اُسکی طرف آیا جبکہ وہ خاتون فیز کی گاڑی کے پاس ہی کھڑی رہیں۔۔ وہ امید کو نہیں دیکھ سکتی تھیں۔

فیز جب دوسری طرف آیا اور جیسے ہی اُس کی نظر اُمید پر پڑی وو باسم کی حیرت کے مارے طرف دیکھے گیا

"یہ کیا ہے؟"۔۔ کیا ہوا ہے اِس کو؟ وہ بے اختیار سوال پر سوال کیے جا رہا تھا

"فیز میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔ تم سے اگر ہو سکے تو پلیز تمہارے ساتھ جو خاتون ہیں ان کو بولو کے اِنہیں (اُسنے اُمید کی طرف اشارہ کیا) گاڑی میں تک لے جانے میں مدد کر دیں۔" باسم کی آواز معمول سے کچھ اُنچی تھی

Clubb of Quality Content

وہ خاتون باسم اور فیز کو آسانی سے سُن سکتی تھیں۔۔ فیز کے بلانے پر

وہ انکی طرف آئیں اور اُمید کی طرف دیکھا۔۔ اُن کے ذہن میں بھی بے تحاشہ سوال آئے،

انھوں نے فیز کی طرف حیرت سے دیکھا

"ماہا آپ انہیں گاڑی میں تک لے جانے میں مدد کر دیں پلیز"۔۔فیز کی آواز پر وہ خاموشی سے آگے بڑھی اور اُمید کے بے سدھ وجود کو سہارا دیا اور اُمید کی ہی گاڑی کی پیچھلی سیٹ پر لیٹا دیا

باسم نے آگے بڑھ کر اُس کا ڈوپٹا اُٹھایا اور ماہا کی طرف بڑھا دیا

ماہا نے ڈوپٹہ اُمید پر اچھے سے ڈال دیا

باسم اُن کا شکریہ کرتے ڈرائوینگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔اُس نے امید کی طرف ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا

فیز کھڑا اُسکا چہرا دیکھ کر حیران تھا۔اُسے باسم کچھ عجیب لگا تھا۔

ہسپتال پانچ منٹ کے فاصلے پر ہی تھا۔۔اِسی ہسپتال میں وہ ازلان کو کچھ دیر پہلے لایا تھا۔۔

اُمید کو ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔۔

باسم باہر ہی کھڑا تھا جب اُسکے فون پر حمنہ کی کال آئی

"باسم کتنی دیر میں آؤ گے؟۔"سوال حمنہ کی طرف سے کیا گیا تھا

"میں ہسپیٹل میں ہی ہوں آپی۔" باسم عجیب کیفیت سے گزر رہا تھا

"اچھا۔۔۔ جلدی آ گئے ہو۔۔ سب کو سی آف کر آئے ہو نا؟؟"ایک اور سوال

ابھی باسم کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ حمنہ پھر سے بولی۔"روم میں آنے سے پہلے جوس لازمی لے

آنا ازلان ضد کر رہا ہے"

"آپی امید ہاسپٹل میں ہیں"۔وہ صرف اتنا ہی بتا سکا

"کون؟؟ کیس کی بات کر رہے ہو باسم"۔حمنہ کو جیسے لگا کہ اُس نے کچھ غلط سُنا ہے

"اُمید۔۔زایان کی بہن۔اُن کو پینک آٹیک ہوا ہے،ابھی وہ ایمر جنسی وارڈ میں ہی

ہیں۔۔آپ آسکتی ہیں تو پلیز اِدھر آجائیں،زایان ابھی تک تو نہیں پہنچا"۔باسم ابھی کسی اور

سوال کا جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔

"میں آرہی ہوں۔۔"حمنہ فون بند کرتی آگے بڑھی اور ازلان کو گود میں اُٹھایا۔۔ازلان کا

زخم اتنا گہرا نہیں تھا،ماتھے پر چھوٹی سی پٹی کی گئی تھی اور دائیں بازو پر ایک چوٹا سا بینڈ تج لگا

تھا۔

حمنہ جب کچھ دیر بعد باسم تک پہنچی تو وہاں باسم کے ساتھ زایان کھڑا تھا

باسم اُسے اُمید کی حالت کا بتا رہا تھا اور پھر اُس سے پہلے ہونے والے واقعے کا بھی بتایا تھا۔۔

"شاید وہ ازلان کو دیکھ کر پینک کر گئی ہو گی۔" زایان پریشان سا بولا

باسم نے حمنہ کو دیکھا تو اُسنے ازلان کو حمنہ کی گود سے لے لیا تھا

"ڈاکٹر کہہ رہے تھے کہ کچھ دیر تک انہیں ہوش آجائے گا۔" باسم بولا

حمنہ بہت اُمید کی حالت کا سُن کر خود بہت پریشان ہو گئی تھی۔۔

زایان نے باسم کا شکریہ ادا کیا۔

"آپ لوگ آرام کریں۔ تھکے ہوئے ہوں گے اور ازلان کو بھی تو آرام کی ضرورت ہے"

زایان بولا

"میں ایک بار اُمید کو دیکھ لوں۔" آواز اب کی بار حمنہ کی تھی

حمنہ زایان کی ساتھ اُمید تک گئی باسم باہر ہی کھڑا رہا

حمنہ اُمید کو دیکھ سر گرداں ہوئی، ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ بلکل ٹھیک تھی، کچھ ہی دیر میں بلکل زرد پڑ گئی

حمنہ اُس کے سرہانے تک گئی۔۔اُمید بے ہوش نہیں تھی مگر مکمل ہوش میں بھی نہیں تھی ،شاید دوا کا اثر تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ازلان بلکل ٹھیک ہے بچے۔۔اُسے زیادہ چوٹ نہیں لگی"۔۔حمنہ کا ہاتھ اُمید کے بالوں پر تھا

اُمید نے اُسکی طرف دیکھنے کی کوشش کی

"میں کل آؤں گی تمہارے پاس،ابھی تم آرام کرو"۔وہ امید کا گال تھپکتے بولی اُمید نے آنکھیں بند کرلیں

وہ باہر کی طرف بڑھنے لگی اور زایان کو یہیں رکنے کا بولا

وہ باہر آئی تو باسم چئیر پر بیٹھا تھا اور گود میں موجود ازلان بے فکر سو رہا تھا حمنہ نے اُسے چلنے کا کہا تو وہ بھی اُٹھ کھڑا ہوا

اب وہ گاڑی میں تھے اور ازلان حمنہ کی گود میں تھا اور باسم ڈرائیو کرتے ہوئے اُمید کی حالت حمنہ کو بتا رہا تھا

جب تم وہاں پہنچے تھے تب حماد اور تہمینہ بھابھی جا چکے تھے کیا؟حمنہ نے پوچھا

Clubb of Quality Content

"مجھے نہیں معلوم، میرا دھیان کسی اور کی طرف گیا ہی نہیں"۔ باسم بولا "میں پریشان تھا۔ اُن کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔ "حمنہ نے باسم کی طرف دیکھا۔۔اُس کا چہرا بے تاثر تھا مگر الفاظ بے تاثر نہیں تھے

اُس کے بعد اُن میں کوئی بات نہیں ہوئی۔۔ ناہی باسم نے اُسکی طعبیت کے بارے میں جاننے کی کوشش کی

حمنہ گھر پہنچی تو تہمینہ اور حماد ہال میں صوفے پر زرینہ بیگم کے ساتھ بیٹھے تھے، وہ ازلان کو دیکھنے ہاسپٹل ہی آرہے تھے مگر حمنہ نے کال پر اُنہیں اطلاع دے دی تھی کہ ازلان ٹھیک ہے اور وہ گھر ہی آرہے ہیں

باسم اپنے کمرے میں جانا چاہتا تھا مگر اُس کو مجبوراً ہال میں ہی بیٹھنا پڑا۔۔ حمنہ ازلان کو کمرے میں لیٹا کر باہر آئی

"شکر ہے زیادہ چوٹ نہیں لگی۔ صبح ہی صدقہ دوں گی اپنے بچے کا" آواز زرینہ بیگم کی تھی۔

"آپ لوگ کس وقت آئے تھے گھر" حمنہ کا لہجہ عام تھا

Clubb of Quality Content

"ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو آئے ہیں۔سب کو سی آف کر کے ہی آئے ہیں تم بے فکر رہو"

جواب تہمینہ نے دیا

"اُمید آپکے سامنے ہی باہر گئی تھی؟"۔اب کہ حمنہ نے تہمینہ کی طرف دیکھ کر ہی سوال کیا

"ہاں تم لوگوں کے جانے کے بعد ہی چلی گئی تھی۔۔ہم سے مل کر بھی نہیں گئی۔۔تہمینہ بولی۔۔باقی سب انہیں ہی سُن رہے تھے

"ہسپتال میں ہے وہ"حمنہ نے جیسے کچھ بارو کروایا۔۔زرینہ بیگم حیران ہوئی

"کیوں سب ٹھیک تو ہے نا"۔۔سوال حماد نے کیا

"ہوا ہو گا پینک آٹیک۔۔مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ جب وہ ذہنی طور پر نارمل نہیں ہے تو گھر سے باہر نکلتی ہی کیوں ہے۔۔فضول کے ڈرامے ہیں سارے"۔۔تہمنہ کا لہجہ بہت عام تھا۔۔حمنہ اور باسم پر تو سمجھو حیرانی کا

پہاڑ ٹوٹا تھا۔۔وہ اُمید کی سگی پھوپھو ہو کر اِیسی باتیں کر رہی تھی۔۔وہ ایک پڑھی لکھی خاتون تھیں مگر بعض پڑھے لکھے جاہلوں سے زیادہ جاہل ہوتے ہیں

"آپ کو اگر اندازہ تھا کہ وہ ایسے پینک کر جاتی ہے تو آپکو چاہیے تھا کہ آپ اُسے دیکھیں، وہ میرے بولانے پر آئی تھی، میرس ذمے داری پر، وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ باسم وقت پر پہنچ گیا تھا۔ حمنہ بولی۔۔ باسم کے نام پر تہمینہ نے ایک نظر باسم کو دیکھا

باسم وہاں سے اُٹھ جانا چاہتا تھا مگر یہ اخلاقیات۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا اُسے۔ تم فضول میں پریشان ہو رہی ہو۔ خود ٹھیک ہو جائے گی"۔۔ تہمینہ لاپرواہ تھی

حمنہ حیران تھی مگر وہ آگے کچھ نا بولی، وہ جانتی تھی کہ یہاں اُسکا بولنا بے کار ہے

باسم تم جاؤ۔ آرام کرو۔۔ تھک گئے ہو گے۔۔ باسم نے ایک نظر حمنہ کی طرف دیکھا اُسکا چہرا سپاٹ تھا۔۔ مگر حمنہ نے باسم کی مشکل ضرور آسان کر دی تھی

باسم اُٹھا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔ حمنہ بھی اپنے کمرے کی طرف چل دی

حماد نے لمبا سانس لیا۔۔ وہ اِس سب کا عادی تھا، وہ جانتا تھا کہ اکثر اُسکی بیوی غلط بول جاتی ہے اور حمنہ کبھی غلط بات پر چُپ نہیں رہتی

"چلو حماد"۔ تہمینہ بولی اور وہ دونوں زرینہ بیگم سے ملتے باہر کی طرف بڑھ گئے

اُنکے جاتے ہی زرینہ بیگم حمنہ کے کمرے کی طرف رُخ کیا۔۔

حمنہ بیڈ پر بیٹھی ازلان کی بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔وہ آج بہت ڈر گئی تھی۔۔یہ ازلان کو لگنے والی پہلی ایسی چوٹ تھی جس میں اُسے ہسپتال لے جانے کی نوبت آئی تھی۔۔اُس کے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔زرینہ بیگم سامنے تھیں

"تمہیں کیا ضرورت تھی فضول بات بڑھانے کی؟"لہجہ تلخ تھا

"کیا بات بڑھائی ہے میں نے؟"حمنہ بولی۔۔لہجہ عام تھا

"جب بھی تہمینہ آتی ہے تم کوئی نا کوئی تماشہ لگا دیتی ہو۔۔جب وہ کہہ رہی ہی کہ کچھ نہیں ہو گا اُس لڑکی کو تو بات ختم کرو۔۔ نہیں جی تم کیوں یقین کرو گی۔۔ تمہیں ہی تو سب پتہ ہوتا ہے۔۔ایک تم ہی تو مہربان ہو پوری دینا میں "

"اُسکی حالت ٹھیک نہیں تھی مما"۔حمنہ صرف یہ ہی بول سکی

"تو یہ تمہارا مسلہ تو نہیں ہے نا۔۔جب اُسکی پھوپھی کو فرق نہیں پڑتا تو تم کیوں فضول میں ہلکان ہو رہی ہو"۔۔لہجہ اب بھی تلخ تھا

حمنہ حیران نہیں ہوئی۔۔وہ جانتی تھی کے خود غرض لوگ ایسی ہی باتیں کرتے ہیں۔وہ خاموش رہی

"خود تو تم گھر بسا نہیں سکی،حماد کے گھر کو تو آباد رہنے دو بی بی۔۔۔یا پھر تم یہ چاہتی ہو کہ وہ یہاں آنا ہی چھوڑ دے"۔زرینہ بیگم کہہ کر باہر کی طرف چلے گئیں

حمنہ کو یقین نہیں آیا کہ یہ الفاظ اُسکی ماں کے تھے۔۔وہ حمنہ کہ ساتھ بہت تلخ ہو جایا کرتی تھیں۔ماؤں کو بچوں کے ساتھ اتنا تلخ نہیں ہونا چاہیے،مائیں تلخ ہوتی ہیں تو بچے کہیں کے نہیں رہتے۔۔

بیڈ پر وہ کتنی ہی دیر اُسی طرح بیٹھی رہی۔۔ایک آنسو آنکھوں سے ٹوٹ گرنے کو تیار تھا مگر حمنہ نے بے رُخی سے اُسے رگڑ ڈالا

وہ خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کھڑی ہوئی مگر ہمت نے ساتھ چھوڑ دیا،کبھی کبھی مضبوط لوگ بھی تھک جاتی ہیں

وہ نیچے ہی بیٹھ گئی اور بیڈ سے سر ٹیکا کر آنکھیں میچ لیں

"اپنے احساسات کو اتنا نہیں دبانا چاہیے کہ وہ تمہیں مار ڈالیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کسی کی آواز اُسکے کانوں میں گونجی۔ وہ آواز بہت پیاری تھی

"اگر کوئی تمہیں عزت نہیں دے سکتا تو وہ اُس سے محبت کی آس رکھنا چھوڑ دو"

پھر وہی میٹھی آواز کہیں دور سے آئی۔۔۔

"آپ کو میں بُری نہیں لگتی آماں؟"۔۔اب کی بار حمنہ کو اپنی ہی آواز کہیں دور سے سنائی دی

"ماؤں کو بچے کیسے بُرے لگ سکتے ہیں بیٹا۔ تم داؤد کی اُولاد ہو اِس لیے مجھے عزیز نہیں ہو تم میری حمنہ ہو اِس لیے مجھے پیاری ہو"۔ انھوں نے حمنہ کے چہرے پر ہاتھ رکھا تھا اور حمنہ کو وہ لمس آج بھی محسوس ہوا۔۔انسان سب بھول سکتا ہے مگر کسی کا اُس کے ساتھ شفقت برتنا یا تلخی سے پیش آنا یاد رہتا ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپکو میری مما بُری نہیں لگتیں؟ انھوں نے آپکے شوہر سے شادی کی"۔ حمنہ کے کانوں میں پھر سے سولہ سالہ حمنہ کا سلمہ بیگم سے کیا گیا سوال گونجا

"نہیں حمنہ مجھے وہ بُری نہیں لگتی۔۔ اگر وہ نا آتی تو مجھے تم کیسے ملتی چندہ۔۔ تم اتنا نا سوچا کرو میری جان" وہی میٹھا لہجہ

حمنہ نے آنکھیں کھولیں۔ اُسے سلمہ بیگم بہت یاد آئیں، جنھیں وہ اماں کہتی تھی

داؤد صاحب کی پہلی بیگم سلمہ داؤد۔۔ جن سے اُنکی پسند کی شادی تھی اُن کے ہاں شادی کے پانچ سال تک اولاد نہیں ہوئی۔۔اور پھر داؤد صاحب نے اپنے گھر والوں کے دباؤ میں آکر زرینہ (جو کے اُن کی بہن کی نند تھیں) سے شادی کرلی اور سال بعد حماد کی پیدائش ہوئی اور پھر اُسکے دو سال بعد حمنہ کی۔۔

داؤد صاحب کی دونوں بیویوں کے پورشن آلگ تھے۔۔ سلمہ نے داؤد صاحب کی دوسری شادی پر کوئی عتراض نہیں کیا تھا مگر اندر کہیں وہ بہت ٹوٹ چُکیں تھیں۔۔

زرینہ کچھ کم عمر تھیں اور کچھ لاپرواہ بھی تو اُن کا دھیان بچوں کی طرف کم ہی ہوتا تھا۔۔ حماد کو اُسکی دادی نے پالا اور حمنہ کا زیادہ وقت سلمہ کے ساتھ ہی گزرتا تھا۔۔ حمنہ تین سال کی تھی جب سلمہ کے ہاں باسم کی پیدائیش ہوئی جو کہ شاید معجزہ ہی تھا۔۔

اور باسم کی پیدائیش کے بعد زرینہ کا رویہ سلمہ کے ساتھ عجیب ہوگیا تھا۔۔ مگر سلمہ کا نہ کسی کے ساتھ رویہ بدلہ تھا اور نا وہ تلخ ہوئیں تھیں بلکہ حمنہ اُن سے اور بھی قریب ہوگئی تھی

انھوں نے داؤد سے بھی کبھی کسی قسم کے شکوے نہیں کیے۔ وہ صابر تھیں۔۔ بہت صابر

اور شاید اُن کے صبر کا پھل اُنہیں باسم اور پھر اُس کے تین سال بعد دنیا میں آنے والی حور کی صورت میں عطاء کیا گیا تھا

صبر اور شُکر دونوں اکثر آسان نہیں ہوتے۔اُس پر صبر کر لینا جو آپکے پاس نہیں ہے اور اُس پر شکر کرنا جو آپکے پاس ہے، کبھی کبھی بہت مشکل ہو جاتا ہے۔۔مگر اِن کے آجر بہت بڑے ہوتے ہیں۔اتنے بڑے کے پیچھلی تکلیفیں بھی دھندلی ہونے لگتی ہیں۔۔۔

حمنہ کھڑی ہو گئی تھی۔۔اُس نے اب تک ساڑی پہن رکھی تھی۔۔وہ چل کے ڈریسینگ کے شیشے تک گئی

"حمنہ ساڑی تم پر بہت سوٹ کرتی ہے۔"ہاتم کا کہا جملہ سنائی دیا

اُس نے فوراً اُس کا خیال جھٹک دیا

وہ اُسے یاد نہیں کرتی تھی، مگر پھر بھی وہ اُسے یاد آتا تھا

بعض دفعہ ہمیں تکلیف کسی ایک بات پر ہوتی ہے پگر زخم پُرانے بھی تازہ ہو جاتے ہیں

حمنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اب کی بار اُس نے خود کو رونے دیا۔

Clubb of Quality Content
ناولز کلب

حمنہ اور باسم کے ہسپتال سے جانے کے کچھ دیر بعد اُمید کو ہوش آگیا تھا۔۔اُس نے زایان کی طرف دیکھا تو نا جانے کیوں آنکھیں بھر آئیں۔اُس کی آنکھوں شرمندگی بھی تھی۔

"گھر چلیں ؟"۔زایان نے پیار سے پوچھا

اُمید نے ہاں میں سر ہلایا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ ہی دیر بعد دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے

"آبا کو کچھ مت بتانا، وہ بہت پریشان ہو جاتے ہیں"۔اُمید بولی۔۔

"ٹھیک ہے۔"زایان نے جواب دیا

وہ گھر پہنچے تو ضیاء صاحب اپنے کمرے میں تھے۔۔اُمید ابھی اُن کے سامنے نہیں جانا چاہتی تھی

زایان اُمید کو اُسکے کمرے تک چھوڑ آیا

اُمید صوفے دیوار سے سر ٹیکا کر بیٹھ گئی۔۔ چہرا ہر طرح کے تاثر سے سُنسان تھا۔اور پھر ایک دم آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔اُسے لگا تھا سب ٹھیک ہو رہا ہے،اُسے لگا تھا وہ ہیل کر رہی ہے مگر کوئی ایک واقعہ،ایک جملہ،ایک لمحہ اُسے پھر وہیں کھڑا کر دیتا تھا جہاں سے اُٹھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔۔ہیلینگ آسان نہیں ہوتی۔۔یہ ایک تکلیف دہ سفر ہے۔۔جس میں کبھی راستہ بہت پُر سکون ہو جاتا ہے تو کبھی تکلیف اپنی حد پر پہنچ جاتی ہے۔۔اور یہ بات اُمید کو اب سمجھ آئی تھی

مگر ان اُس کے اندر کھڑے ہونے کی خواہش مر رہی تھی۔۔اب شاید وہ اپنی ذہنی حالت کو قبول کر چکی تھی۔اب وہ خود پر محنت نہیں کرنا چاہتی

تھی۔وہ نا اُمید ہو چکی تھی۔اُسے آگے کہیں روشنی نظر نہیں آ رہی تھی اور اب اُسے روشنی کی تلاش بھی نہیں رہی تھی۔

خود سے نفرت کا جزبہ اُس پر پھر سے حاوی ہو گیا تھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آگلے دن باسم معمول کے مطابق اپنے آفس پہنچا۔۔جب اپنے کمرے کے راستے پر اُسے فیز ملا سلام دعا کے بعد فیز نے فوراً وہی سوال کیا جس کی باسم کو توقع تھی

"کون تھی وہ؟۔۔تم نے پہلے کبھی اُس کا ذکر نہیں کیا"

"میں نے اب بھی اُن کا کوئی ذکر نہیں کیا فیز"۔باسم کی نظریں سامنے تھیں

"بتادو کون تھی۔۔"فیز بے چین سا بولا

"تمہاری عادتیں عورتوں جیسی کیوں ہیں؟"باسم اُسکی بات سنی ان سنی کرتے بولا

"اِس میں عورتوں والی کیا بات ہے بھلا؟۔۔تم بھی پوچھ سکتے ہو کہ میں کس کے ساتھ آیا تھا۔۔"فیز بولا"ویسے تمہاری وجہ سے مجھے اتنی بہانے بنانے پڑے ماہا کے سامنے"

"میں تمہارا شکر گزار ہوں"باسم مسکرا کر بولا

"اچھا اچھا اب زیادہ ڈرامے نا کرو"خیر آپکا ذاتی مسلئہ ہے ڈیٹیکٹر صاحب، نہیں بتانا چاہتے تو خیر ہے۔فیز بولا

"شکریہ جناب۔"باسم نے جواب دیا

"ویسے تم نے کبھی بھنک بھی نہیں پڑنے دی کے تمہاری زندگی میں کوئی ہے۔۔۔اور میں ہوں کہ اِسی خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ میں آکیلا سینگل نہیں ہوں میرا دوست بھی تو ہے"۔۔فیز نے پوری کہانی جوڑ ڈالی کہ شاید باسم کچھ بتادے،اُسکی یہ عادت واقعی عورتوں والی تھی۔۔باسم نے اُسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو

"مطلب کچھ بھی"۔۔۔وہ دونوں باسم کے کمرے کے سامنے تھے"

"تمہیں جو سوچنا ہے سوچو۔"باسم کمرے کادروازہ کھولتے بولا۔۔اور فیز کی یہ کوشش بھی ناکام گئی

"جنابِ عالی اتنے اہم نہیں ہیں آپ"۔۔فیز نے منھ بنایا

اُمید اُٹھی تو اُسکا سر بہت بھاری ہو رہا تھا۔۔اُسکا یونی ورسٹی جانے کا کوئی اِرادہ نہیں تھا۔۔نیچے آئی تو آبا اور زایان دونوں ہی گھر پر نہیں تھے۔۔اُس نے ناشتہ بنوایا مگر تھوڑا سا ہی کھا

سکی۔۔وہ باہر لان میں گھاس پر جا بیٹھی۔۔وہ آج لمبے سانس نہیں لے رہی تھی۔۔۔بس کسی ایک نُکتے پر نظر رکھے کافی دیر سے اِسی طرح بیٹھی تھی۔۔خیالوں کی اک گہری لہر دماغ میں بصیرہ کیے ہوئے تھی۔۔وہ ہوش کی دنیا میں واپس تب آئی جب کسی نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔وہ تیزی سے پیچھے مڑی تو سفید سادہ جوڑے میں حمنہ کھڑی تھی اور اُسکے ساتھ زایان بھی تھا جس کے ماتھے پر چھوٹی سا بینڈا ایج لگا تھا۔۔

"ٹھیک ہو؟"حمنہ نے بات کا آغاز کیا۔اُمید اب کھڑی ہو چُکی تھی

"جی۔"مسکرا کر جواب دیا گیا۔۔تینوں اندر کی طرف بڑھ رہے تھے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب حمنہ اور اُمید صوفے پر بیٹھے تھے اور ازلان اُمید کی گود میں بیٹھ گیا تھا۔

حمنہ نے امید سے کل کے مطالق کوئی بات نہیں کی۔۔وہ نارملی بات کر رہی تھی شاید وہ اِس بات کو سمجھتی تھی کہ کل کا ذکر امید کو آن کمفرٹیبل کرے گا۔۔

"میں کل ڈر گئی تھی"۔۔اُمید بولی۔۔وہ حمنہ سے نظریں نہیں ملا رہی تھی

حمنہ کچھ نہ بولی۔۔وہ چاہتی تھی کہ اُمید بولے

"مجھے ہسپیٹل کون لے کر گیا تھا؟"اُسے معلوم تھا کہ اُسے ہسپتال لے کر جانے والا کوئی مرد تھا مگر وہ زایان نہیں تھا اور یہ بات اُسے عجیب طرح شرمندہ کر رہی تھی

"میں نے باسم کو بھیجا تھا کہ وہ سب مہمانوں کو رخصت کر آئے اور شاید اُس نے تمہیں پارکینگ ائریہ میں دیکھا تھا۔وہ لے کر آیا تھا تمہیں ہسپیٹل"۔حمنہ نے عام انداز میں بتایہ۔۔۔اُمید نے کچھ لمحے بعد خاموشی توڑی

"اُن کو میری طرف سے شکریہ کہہ دیجیے گا"اُمید کو سُن کر بے شک اچھا نہیں لگا تھا مگر پھر بھی اُس نے رسم کہا

حمنہ نے بس مسکرا کر سر ہلایا اور بات بدل دی۔۔وہ کافی دیر تک باتیں کرتی رہیں۔۔اُمید نے چائے بنوائی تھی اور اُس کے ساتھ کئ چیزیں بھی سرو کیں تھیں مگر اب وہ باضد تھی کہ حمنہ کھانا بھی اُس کے ساتھ کھائے۔۔حمنہ کے آنے پر اُسکا بے رونق سا چہرا اب کافی فریش ہو چُکا تھا۔۔اور حمنہ نے یہ بات نوٹ کی تھی۔۔

"تمہیں بچے اتنے پسند کیوں ہیں؟"حمنہ نے سوال کیا۔۔"مطلب تمہارے گھر میں تو بلکل خاموشی ہے کوئی بچہ نہیں ہیں۔"

"مجھے لگتا ہے بچے مجھے ہیل کرتے ہیں"۔اُمید اپنے اور حمنہ کے درمیان لیٹے ازلان کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔وہ سویا ہوا بہت پیارا الگ رہا تھا

"مجھے ازلان سے پہلے بچے اچھے نہیں لگتے تھے"۔۔حمنہ کی بات پر اُمید نے حیرانی سے اُسے دیکھا

"ایسے مت دیکھو آپ تو اچھے لگتے ہیں"۔۔حمنہ بولی تو اُمید ہنس دی۔۔وہ ہنستی ہوئی پیاری لگتی تھی

"ہنستے ہوئے اور بھی پیاری لگتی ہو"۔۔حمنہ خود کو تعریف کرنے سے روک نہ سکی مگر اُمید کی ہنسی تھم گئی

"مجھے نہیں لگتا"۔امید کا لہجہ حمنہ کو عجیب لگا

"کیوں۔۔"

"شاید میں خود کو پسند نہیں ہوں یا شاید میں خود سے نفرت کرتی ہوں"۔ کتنی آرام سے اُس نے یہ عتراف کیا تھا۔۔

Clubb of Quality Content

"خود سے نفرت کرنا تو کسی مسلئے کا حل نہیں ہوتا۔۔بلکہ خود سے محبت کرنا بہت سے مسلوں کو حل کر دیتا ہے"۔حمنہ بولی

"مجھے لگتا ہے کہ خود سے محبت انسان کو بہت خود غرض بنا دیتی ہے اور میں خود غرز نہیں بننا چاہتی"

"تمہاری وہ خود غرضی جس سے کسی کا کوئی نقصان نا ہو، جس سے کسی کو تکلیف نا پہنچے، تو وہ خود غرضی نہیں خود سے محبت کہلاتی ہے"

"مگر خود سے محبت کرنا آسان نہیں ہے۔"

"خود سے محبت کرنا بے شک آسان نہیں ہے مگر جو انسان ایک بار خود سے پیار کرنا سیکھ جائے وہ بہت مضبوط ہو جاتا ہے۔حمنہ کا لہجہ سمجھانے والا تھا،اُمید خاموش رہی۔۔

اُن دونوں کی تیسری ملاقات میں ہی بہت اچھی دوستی ہوگئی تھی۔۔ جس کا زیادہ کریڈیٹ حمنہ کو جاتا تھا یا پھر اُمید لوگوں سے جلدی مانوس ہو جاتی تھی مگر اِس دوستی میں دونوں کی اپنی اپنی وجوہات تھیں۔ دونوں کو ایک دوسرے میں اپنا کوئی بیچھڑا دیکھائی دیتا تھا۔۔۔۔

حمنہ شام میں گھر آئی تو سیدھا باسم کے کمرے میں ہی گئی۔۔ باسم بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔۔ حمنہ صوفے پر جا بیٹھی باسم حمنہ کو دیکھ کر مسکرایا۔ ازلان اُس کے پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گیا تھا

Clubb of Quality Content!

"کہاں تھیں آپ صبح سے۔۔ میں آج آفس نہیں گیا تو آپ ہی باہر چلی گئیں۔"۔ حمنہ مسکرائی

"اُمید کے پاس گئی تھی۔۔ اُس کے ساتھ وقت کا پتا ہی نہیں چلا۔"

حمنہ نے بتایا

"اتنی جلدی اِتنی اچھی دوستی ہوگئی کے وقت کا پتا ہی نہیں چلا"۔ باسم نے اُسے چھیڑا

"ہاں تو وہ ہے ہی اِتنی اچھی"۔۔ حمنہ نے دل سے تعریف کی

"اُن کا تو نہیں پتا۔۔ لیکن آپ بہت اچھی ہیں اِس لیے آپ کی ہر کسی سے دوستی ہو جاتی ہے"۔ باسم نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر حمنہ کی طرف دیکھا

"تمہارا شکریہ کر رہی تھی وہ۔" حمنہ کی نظریں باسم کے چہرے پر ہی ٹکی تھیں۔۔ باسم نے نا سمجھی میں حمنہ کو دیکھا

"میرا شکریہ؟؟ میرا شکریہ کیوں؟"

"تم اُس کو ہسپتال لے کر گئے تھے"۔۔ حمنہ بولی

"تو اِس میں شکریہ کس بات کا۔ میری جگہ کوئی بھی ہوتا یہی کرتا"

"ضروری نہیں ہے۔۔ سب تمہاری طرح غیرت مند نہیں ہوتے، سب کو عورتوں کی عزت نہیں کرنی آتی"۔۔ باسم مسکرایا

"آپکو تو ویسے ہی میرے اندر کوئی بُری نہیں نظر آتی"

"یہ بات نہیں ہے" حمنہ کسی سوچ میں گُم بولی

"پھر کیا بات ہے" باسم نے پوچھا

"تمہیں عورت کی عزت کرنی آتی ہے اور عزت کرنے والے مرد عورت کی نظر میں بہت پرکشش ہوتے ہیں"۔ حمنہ مسکرا کر بولی، باسم بھی دھیما سا مسکرایہ۔۔اُسی دوران حمنہ کا فون بجا تو وہ کال پر بات کرنے لگی۔ باسم اب اُسی کو دیکھ رہا تھا۔۔ پتہ نہیں یہ عورت کتنا غم دل میں دبائے بیٹھی تھی مگر پھر میں مسکرا لیتی ہے۔

غم تو سب کی زندگی میں آتے ہیں مگر سب میں اُن کا مسکرا کر سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔۔

حمنہ صرف انڈ پیینڈنٹ ومین نہیں تھی وہ ایک سٹرانگ انڈ پیینڈنٹ ومین تھی۔۔

حمنہ کی کال ہوئی تو باسم کی نظر خود پر پر دیکھ کر بولی

"کیا ہوا؟؟"

کچھ نہیں باسم نے مسکرا کر بولا

"اچھا۔۔ایک بات پوچھوں"۔۔ حمنہ کا لہجہ تجسوس بھرا تھا

"بولیں"۔۔ باسم پھر سے لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگا تھا

"تمہیں کوئی لڑکی پسند آئی؟"حمنہ جواب جانتی تھی مگر پھر بھی ہر بار یہ سوال کرتی تھی

باسم نے حمنہ کی طرف دیکھا۔۔

"آپ جانتی ہیں"۔۔ باسم نے اتنا ہی کہا

"بتاؤ تو۔۔ کبھی تو کوئی اچھی لگی ہو گی باسم۔۔ میں نہیں مانتی کہ تمہیں کبھی محبت نہیں ہوئی"

"مجھے نہیں لگتا کہ محبت نام کا کوئی احساس دنیا میں ہے بھی سہی۔۔ سب دوھکہ ہے"۔ لہجہ عام تھا

"تمہیں ابھی تک شاید محبت ہوئی نہیں نا"۔۔ حمنہ زخمی سا مسکرائی۔۔ ذہن میں سوچوں کی ایک لہر گزری۔ "اچھا تم نے شادی کب کرنی ہے؟" "حمنہ اصل سوال پر آئی

"جب لڑکی مل جائے گی" باسم مصروف سا بولا

"لڑکیاں تو بہت ہیں تمہیں پسند نہیں آتیں"

" آپ کو بولا تو تھا آپ لڑکی ڈھنڈ لیں۔۔ کر لوں گا شادی۔۔"

"اور اگر میری ڈھونڈی ہوئی تمہیں پسند نا آئی تو۔"۔ حمنہ نے پوچھا

"پھر کوئی اور ڈھنڈ لیجیے گا"۔۔ باسم نے حل سامنے رکھا

"ہاں بس یہ ہی کرتی رہوں میں"۔۔حمنہ زرا چیڑ گئی تو باسم ہنس پڑا

آگلے دن اُمید معمول کے مطابق یونی ورسٹی گئی تو سجل پہلے ہی وہاں موجود تھی۔۔اُس نے آج بیلو پینٹ شرٹ پہن رکھی تھی اور اتفاقاًاُمید نے بھی نیلا ہی سوٹ پہن رکھا تھا۔۔

اُمید سجل تک گئی اور سلام کیا۔۔

"آج تو ہم نے ایک ہی کلر کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں"امید مسکرا کر بولے تو سجل بھی مسکرا دی۔۔۔ سجل آمعمول کے برعکس آج کچھ خاموش تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیوں پریشان ہو؟"اُمید نے اُس کو خاموش دیکھ کر پوچھا

"نہیں تو۔۔میں تو پریشان نہیں ہوں۔"۔ سجل مسکرائی

"تم مجھ پر اعتبار کر سکتی ہو سجل۔"

"اُمید تم ویسے ہی پریشان ہو رہی ہو۔۔کوئی بات نہیں ہے"۔ سجل اُسکی طرف دیکھ کر بولی

تواُمید خاموش ہو گئ۔شاید ابھی سجل کے لیے یہ رشتہ ابھی اتنا مضبوط نہیں ہوا تھا

دونوں میں خاموشی تھی اور اُسی وقت ماحد وہاں آیا

ا"اُمید تم کل کیوں نہیں آئیں تھیں ؟"اُس کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ بہت پُرانے دوست ہوں

"کچھ مصروفیات تھیں۔۔ خیریت ؟"اُمید کو اُس کا پوچھنا عجیب لگا

"اچھا۔۔"اُس نی اچھا زرا کھینچا"میں نے پرسوں ایک لڑکی کو ہسپٹل میں دیکھا تھا۔۔ بلکل تم جیسی تھی۔یا شاید تم ہی تھی۔۔ تو اِس لیے میں نے سوچا تمہارا حال پوچھ لوں"۔ماحد کا لہجہ مزاق اُڑانے والا تھا یا شاید اُمید کو ایسا لگا تھا

اُمید کے ہاتھ ٹھنڈے ہونے لگے تھے۔۔ءُس کو ایسا لگا جیسے وہ کسی گناہ میں پکڑی گئی ہو،وہ اپنے مرض کو چھو پاتی نہیں تھی مگر اب وہ نہیں چاہتی تھی کے یہاں کسی کو پتا لگے

"نہیں میں ہسپیٹل نہیں گئی۔۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی"۔۔اُمید خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی،ساتھ بیٹھی سجل نا سمجھی سے دونوں کو باری باری دیکھ رہی تھی

"تمہارے ساتھ کوئی خوب صورت سا لڑکا بھی تھا،یاد کرو"۔۔ماحد زرا طنزیہ مسکرایا۔۔اُمید آگے جواب میں کچھ نا بولی۔۔

"پہلی بات جب وہ کہہ رہی ہے وہ نہیں تھی تو وہ نہیں تھی"۔ سجل کا لہجہ سنجیدہ تھا"اور اگر تھی بھی تو آپکو کیا تکلیف ہے؟؟ آپ نے ہسپیٹل کا بیل دینا تھا؟" سجل کو غصہ آیا مگر سامنے ٹھرا ماحد بھی ڈھیٹ تھا، وہ مسلسل مسکراتی نظروں سے اُمید کو دیکھ رہا تھا اور پھر اُس نے اپنا روخ سجل کی طرف کیا

"اتنا فضول کا پیسہ نہیں ہے میرے پاس"۔ وہ بول کر کچھ لمحے سجل کو دیکھتا رہا۔ اُس کی آنکھوں کا رنگ عام نہیں تھا مگر اُس کی آنکھوں میں صرف رنگ ہی مختلف نہیں تھا۔ سجل کا چہرا ایک دم بے تاثر ہوا۔ اُس نے ماحد کی نظروں میں کچھ محسوس کیا تھا۔۔ شاید وہی جس سے وہ آج تک محروم رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ مڑ گیا تھا مگر سجل وہیں روکی تھی وہ نظر سے اُجھل ہو چُکا تھا، سجل نے واپس اپنا روخ اُمید کی طرف کیا

"اُمید۔" سجل نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔ اُسکے ہاتھ بہت ٹھنڈے تھے۔۔ "تم کیوں پریشان ہو رہی ہو؟ پتا نہیں کس کو دیکھ کر آیا ہے۔۔ فضول میں کچھ بھی بول رہا ہے؟"

"وہ مجھے ہی دیکھ کر آیا ہے اُس مجھے مجھے کیوں دیکھ لیا؟"اُمید پریشان ہوئی

"کیا مطلب؟ تم ہسپیٹل گئیں تھیں؟"

"ہاں۔"امید بس یہ ہی کہہ سکی

"تمہارے ساتھ کوئی پیار اسالٹر کا بھی تھا؟" سجل کا دوسرا سوال بے تو کا تھا، مگر اُمید کا دھیان کہیں اور تھا

"ہاں"۔پھر وہی جواب آیا۔۔

"تم کیوں گئیں تھیں؟" سجل اب زرا پریشان دیکھائی دیتی تھی

اُمید نے سجل کی طرف دیکھا۔۔اُمید اب کسی پر اعتبار نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اُسے سجل کی آنکھوں میں کوئی بے ایمانی نظر ہی نہیں آئی تھی اب ناجانے سجل کی آنکھوں کی سچائی وجہ تھی یا اُمید کا سب پر بے اختیار اعتبار کر لینا وجہ بنی کہ اُمید بے اختیار سب بتاتی گئی اور سجل کو ایسا لگا کے اگر وہ اُمید کو نا روکے تو وہ گھنٹوں بولتی رہے گی۔۔

ہوتے ہیں بعض لوگ ایسے جن کو بچپن میں کسی نے نہیں سُنا ہوتا اور پھر اُن کو کوئی کتنا بھی سُن لے، کہیں نا کہیں کمی رہ ہی جاتی ہے۔۔

لوگ کہتے ہیں کہ انسان کو بچپن یاد نہیں رہتا، مگر ایسا نہیں ہوتا

انسان کا بچپن پوری زندگی اُسکے ساتھ رہتا ہے۔ بچپن کی محرومیاں انسان کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑتیں۔

"پلیز مجھے جج مت کرنا"۔اُمید نے آخری جملہ بولا۔۔ایک اور خوف۔۔جج کیے جانے کا خوف۔اُس کی آنکھ سے آنسو گرنے کو تیار تھے۔۔

سجل نے اُسکے دونوں ہاتھ تھامے،"میں تمہیں کبھی جج نہیں کروں گی،آج سے میں تمہاری پرسنل ڈایری"۔ سجل سنجیدہ تھی مگر اُمید اُس کے انداز پر مسکرادی

بعض لوگ ہماری زندگی کی محرومیاں کم کرنے آتے ہیں اور بعض بڑھانے۔۔اب کی شخص کا کیا کردار ہے یہ وقت بتاتا ہے۔۔۔

آگلے کئی دن خاموشی سے گزرے اور ستمبر کا آغاز ہو چُکا تھا

حمنہ آج آفس آئی تھی،وہ تقریباً سارا کام گھر پر ہی کرتی تھی مگر ہفتے میں دو یا تین دفعہ اپنے آفس چلی جایا کرتی تھی

آج بھی وہ اپنے کچھ ضروری کام سے آفس آئی تھی، وہ اپنے کام میں ہی مگن تھی جب اُس کی اسسٹنٹ مریم نے کسی کے آنے کی اطلاع دی،

"میم کوئی آپ سے ملنے آیا ہے؟"

"کون۔؟" حمنہ اپنے کام میں مصروف بولی

"ہاتم نام بتایا ہے"۔ حمنہ کو لگا اُس نے غلط نام سُنا ہے

"کون آیا ہے؟" اُس نے دوبارہ پوچھا

ابھی مریم جواب دینے ہی لگی تھی کہ دروازہ کھولا اور ہاتم داخل ہوا

"اتنی جلدی بھول گئی ہو کہ نام بھی نہیں پہچان پا رہی"۔ لہجے میں کوئی طنز نہیں تھا۔ مریم باہر جا چکی تھی، ہاتم سامنے آ کر بیٹھ چُکا تھا مگر حمنہ۔۔۔ حمنہ کا دل کسی نے مٹھی میں لیا تھا۔ وہ آج بھی ویسا ہی دیکھتا تھا جیسا پہلی بار میں دیکھا تھا خوب صورت اور پرُ کشش، مگر آج دل میں اُسکے لیے کوئی کشش نہیں تھی۔۔

"کیسی ہو؟" وہ بہت نارمل تھا

"ٹھیک ہوں۔ تم کیسے ہو؟" حمنہ نے اپنی فائیلز بند کرتے ہوئے جواب دیا

"میں بھی بلکل ٹھیک ہوں۔ تم نے مجھے ازلان کی چوٹ کے بارے میں اطلاع نہیں دی، تم کیوں بھول جاتی ہو میں اُس کا باپ ہوں۔"

حمنہ نے لمبا سانس لیا، "اللہ کا شکر ہے زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی، وہ ٹھیک تھا۔۔ تو میں نے پریشان کرنا ضروری نہیں سمجھا۔۔ اور نا ہی"

"تم نے اطلاع دینا ضروری نہیں سمجھا۔۔ بات صرف یہ ہے"۔۔ ہاتم نے حمنہ کی بات کاٹی

"کیوں آئے ہو؟" حمنہ نے پوچھا

"میں شادی کر رہا ہوں۔" ہاتم بولا

"مبارک ہو۔ اللہ تمہیں خوش رکھے"۔ حمنہ کے چہرے پر ایک بھی تاثر نا آیا

"شکریہ"۔ ہاتم جواب دیا۔۔ "میں ایک دن کے لیے ازلان کو ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔۔ آگے آنے والے دنوں میں مصروف ہو جاؤں گا تو کچھ وقت اُس کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں"

"ٹھیک ہے"۔ جمعے کو لے جانا اُس کو"۔ حمنہ نے اور کوئی بات نہیں کی، وہ اِس شخص کے ساتھ اب کوئی بات بڑھنا ہی نہیں چاہتی تھی

"ٹھیک ہے۔""حاتم کھڑا ہوا"خدا حافظ۔۔اُمید کرتا ہوں کے یہ ہماری آخری ملاقات ہو گی"۔وہ بولا اور مڑ گیا۔۔دروازہ کھولا،وہ باہر نکلا اور پھر دروازہ بند ہو گیا۔۔بلکل اُسی طرح جیسے اُس نے حمنہ کے دل کا دروازہ کھولا تھا،اُس دل میں اپنا گھر بنایا تھا اور پھر ایک دن چلا گیا تھا۔۔

اندر بیٹھی حمنہ نے آنکھیں بند کر لیں۔۔ماضی اج بھی دل میں قید تھا

"تمہیں مجھ پر اعتبار کرنا چاہیے حاتم۔۔۔تمہارا بھائی ایک گھٹیا انسان ہے،اور تم اپنی بیوی کا ساتھ دینے کی بجائے اُس کا ساتھ دے رہے ہو جو انسان کہلانے کے لائق بھی نہیں ہے"

حمنہ چیخ رہی تھی،اِس سے پہلے کہ وہ اگے کچھ بولتی حاتم کا حاتھ اُٹھا اور حمنہ کے چہرے پر اپنی اُنگلیوں کے نشان چھوڑ گیا۔۔۔۔

حمنہ کی آنکھیں یک دم کھولیں۔۔۔وہ حال میں واپس آگئی۔۔۔

وہ اُس شخص سے چاہ کر بھی نفرت نہیں کر پائی۔۔اُس نے خود کو ظاہری طور پر مضبوط کر لیا تھا مگر اندر کہیں وہ حمنہ رہ گئی تھی جس کو حاتم سے محبت تھی۔وہ اُس سے محنت نہین کرتی تغی مگر کچھ تھا اُسکے دل میں جو حاتم کے نام کا تھا۔۔حمنہ نے اُس کو زندگی سے نکال دیا تھا،آنکھوں

Clubb of Quality Content

کی پہنچ سے دور کر دیا تھا، مگر دل میں کہیں پُرانے جزبات رہ گئے تھے۔ وہ اُس سے محبت اگر نہیں کرتی تھی تو اُس سے کبھی نفرت بھی نہیں کر پائی۔۔ وہ اِس بات کی گواہ تھی کہ

"محبت سے دستبرداری آسان نہیں ہوتی۔۔"

مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ

"محبت عزتِ نفس کو مار لینے کا نام نہیں ہے"

حمنہ نے خود کو کام میں مصروف کرنے کی کوشش کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

~اے دل کی خلش، چل یوں ہی سہی

ضیاء صاحب اپنے آفس میں حسن خان {جوان کا بزنس پارٹنر تھا} کے ساتھ بیٹھے چائے پی رہے تھے

"ضیاء تم نے میری بات پو غور کیا؟" حسن بولا

" کون سی بات؟"

"میں نے تم سی اُمید بیٹی کے رشتے کی بات کی تھی۔ تم مجھے کوئی جواب تو دو۔"

"ابھی اُمید چھوٹی ہے حسن"۔۔ضیاء صاحب نے مسکرا کر جواب دیا

"تو میں کون سا شادی کی بات کر رہا ہوں یار۔۔ تم ہاں کر دو تو بس نکاح کر دیں گے۔۔ رخصتی پھر کچھ سال بعد جب تم کہو گے"۔۔ حسن نے اپنا ارادہ سامنے رکھا

"میں اُمید سے بات کروں گا۔۔ پھر ہی کوئی جواب دے سکتا ہوں۔"

"ہاں ہاں بلکل پوچھو۔۔ باقی ساحل کو تو تم جانتے ہی ہو، تمہارے سامنے ہی بڑا ہوا ہے، مزید بھی کوئی بات ہو تو تم کھل کر کر سکتے ہو۔"

ضیاء صاحب نے مسکرا کر سر ہلایا

رات کا وقت تھا۔۔ ساجد صاحب اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھے کتاب پڑھ رہے تھے اور سامنے بیڈ پر بیٹھی حنا فون استعمال کر رہیں تھیں، جب ساجد صاحب اُن سے مخاطب ہوئے

"ضیاء کا فون آیا تھا۔۔وہ بتا رہا تھا کے حسن نے پھر سے اُمید کے لیے رشتے کی بات کی ہے"

"کون حسن؟ضیاء کا بزنس پارٹنر؟" حنا نے پوچھا

"ہاں وہی۔۔"

"اُس نے تو کئی بار کہہ لیا۔۔آب ضیاء کو چاہیے کہ ہاں کر دے۔۔اچھے رشتے روز روز تو نہیں ملتے"

"ہاں میں نے بھی یہی مشورہ دیا ہے۔۔اگر واسع مان جاتا تو میری تو یہی خواہش تھی کہ اُمید کو اپنے بہو بناتا۔۔مگر اب زبردستی تو کر نہیں سکتے بچوں کے ساتھ"

"رہنے دیں آپ۔۔واسع مان بھی جاتا تو میں کبھی نا مانتی،میں اپنے بیٹے کی زندگی خراب نا ہونے دیتی،خود تو وہ ذہنی مریض ہے،ہمارے بیٹے کو بھی بنا دیتی۔۔"ساجد اُن کی بات سُن کر بس سر ہلاتے رہ گئے

"اُمید اپنے کمرے میں بیڈ پر ہر طرف نوٹس پھیلائے بیٹھی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی اور زارایان اندر آیا

"کیا کر رہی ہو؟"زایان بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا

"کام۔"اُمید نے اُسکی طرف نہیں دیکھا

"اچھا چھوڑو اِس سب کو، بات کرنی ہے مجھے"۔زایان سنجیدہ سا بولا تھا

امید نے ایک دم سے آنکھیں اُٹھا کر اُسکی طرف دیکھا،وہ واقعی سنجیدہ تھا

"کیا بات ہے؟؟کوئی لڑکی پسند کر کے تو نہیں آ گئے ہو؟؟"اُمید تجسس میں بولی

"میری ایسی قسمت کہاں ہے۔ہاں مگر تمہاری ضرور ہے"زایان مسکرایا

"کیا مطلب؟؟"۔اُمید کا پورا دھیان اب زایان کی طرف تھا

"حسن انکل تمہارا رشتہ مانگ رہے ہیں۔۔اپنے چھوٹے بیٹے ساحل کے لیے"۔۔زایان محتاط سا بولا

"تم جانتے ہو زایان میں شادی نہیں کرنا چاہتی ابھی"۔۔اُمید کا لہجہ دو ٹوک تھا

"وہ شادی کا کہہ بھی نہیں رہے ابھی۔۔۔تم ایک بار ساحل سے مل لو،جو فیصلہ تمہارا ہو گا وہی ہمارا ہو گا"

"مجھے نہیں ملنا کسی سے بھی۔۔جب مل کر بھی میرا فیصلہ وہی رہے گا تو کیا فائدہ ملنے کا"

"اُمید ایک بار مل لینے میں کوئی بُرائی نہیں ہے۔۔وہ ایک اچھا لڑکا ہے"

"ہو گا اچھا مگر مجھے شادی نہیں کرنی۔۔"

"ابھی صرف رشتہ طے ہو گا اُمید شادی ابھی نہیں کر رہے"۔۔زایان سمجھا رہا تھا اور اُمید بس خاموشی سے اُس کا چہرا دیکھ رہی تھی۔۔ پیچھلی بار بھی جب حسن نے بات کی تھی تو اُمید نے ملنے سے انکار کر دیا تھا

"بولو بھی؟؟"اُمید کو خاموش دیکھ کر زایان بولا

"ٹھیک ہے۔۔مگر ایک بات سُن لو کہ اگر میں انکار کروں گی تو مجھ سے کوئی سوال نا کرنا آگے سے۔۔"

ٹھیک ہے مادام۔۔جیسے آپ بولیں۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: